روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
قائم مقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق
جلد 47-82 نمبر 171 | منگل | 1418ھ 5 ظہور 1376ھش 5 اگست 1997ء

خدا ان سے محبت کرتا ہے جو اس کی عظمت کے لئے جوش رکھتے ہیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

یاد رکھو کوئی جسمانی بات جس کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔ فائدہ مند نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کو قربانی کے گوشت نہیں پہنچتے۔ ایسے ہی تمہارے رکوع اور سجود بھی نہیں پہنچتے۔ جب تک ان کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کیفیت کو چاہتا ہے۔ خدا ان سے محبت کرتا ہے جو اس کی عزت اور عظمت کے لئے جوش رکھتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ایک باریک راہ سے جاتے ہیں اور کوئی دوسرا ان کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ جب تک کیفیت نہ ہو انسان ترقی نہیں کر سکتا۔ گویا خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ جب تک اس کے لئے جوش نہ ہو کوئی لذت نہیں دے گا۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 487)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیکیوں کو مؤثر بنا دینے والا نسخہ یہی ہے کہ ہر نیکی کی نیت میں اللہ تعالیٰ کی محبت اثر انداز ہو

مشرقی یورپ میں جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے 15 لاکھ ڈالرز کی نئی تحریک

وقفِ جدید کے 42 ویں سال کے آغاز کا اعلان

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 27 دسمبر 1996ء مطابق 27 فتح 1375ھش بمقام بیت الفضل لندن

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:۔

(۔) آج کا خطبہ جیسا کہ میں نے کل ہندوستان کے جلسے کے ابتدائی خطاب میں ذکر کیا تھا وقف جدید کے مضمون کے لئے وقف ہے۔ پرانا دستور یہی چلا آ رہا ہے کہ یا تو سال کے آخری خطبے میں وقف جدید کے سال نو کا آغاز ہوتا ہے یا اس سے آئندہ سال کے آغاز میں پہلے خطبے میں۔ جب میں ہندوستان گیا تھا تو یہی تاریخ تھی، یہی دن جب میں نے وہاں 1991ء میں وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کیا تھا اب یہ دونوں جلسے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عجیب تصرف ہے کہ وہی دن ہیں اور وہی تاریخیں ہیں اور جو بھی برکتیں ان میں مضمر ہوں گی وہ ہماری وہمی نہیں بلکہ عملاً اللہ تعالیٰ ان برکتوں کو دکھائے گا تو ہمارا یقین اور ایمان خدا تعالیٰ پہ اور بھی زیادہ جلا پائے گا۔

وقف جدید کی تحریک کا آغاز تو 1958ء سے ہے یا 57ء کے آخر سے اور اس پہلو سے ایک لمبے زمانے سے یہ تحریک چلی آ رہی ہے مگر بیرون پاکستان چندوں کے لحاظ سے اسے ممتد کرنے کا آغاز چند سال پہلے ہوا۔ جب میں نے یہ تحریک کی تو اس وقت میرے ذہن میں یہ نہیں تھا کہ اتنی بڑی ضرورتیں پیدا ہونے والی ہیں کیونکہ (دعوت الی اللہ) جاری تو تھی مگر دھیمی دھیمی اور اس میں وہ نئی حرکت اور نئی سرعت پیدا نہیں ہوئی تھی جو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدا ہو چکی ہے اور (دعوت الی اللہ) ہی کے تقاضے ہیں جن کو پورا کرنے کے لئے نئے مالی تقاضے ابھرے اور اس کی وجہ سے عام چندوں تک محدود رہتے ہوئے وہ ضرورتیں پوری نہیں ہو سکتی تھیں۔ مثلاً وقف جدید کے تعلق میں میں نے یہ اعلان کیا تھا کہ ہندوستان کی جماعتیں چونکہ ابھی غریب ہیں اور تقسیم کے بعد ان کو بہت بڑا دھکا لگا تھا جس سے ابھی تک وہ سنبھلی نہیں اس لئے وہاں کی وقف جدید کی ضرورتیں ان کے چندے کی صلاحیت کے مقابل پر بہت زیادہ ہیں۔

اسی طرح افریقہ کی جماعتیں چونکہ بیشتر غریب ہیں نہ وہ پوری طرح اپنے چندوں میں خود کفیل ہیں نہ وقف جدید کی طرز کا نظام وہاں جاری کرنے سے یا وقف جدید کی نہج پر ان کی تعلیم و تربیت کرنے کے لئے ہمارے پاس وہاں کوئی ایسے ذرائع مہیا ہیں کہ ہم ملکی طور پر ہی ان ضرورتوں کو پورا کر سکیں اس لئے میں نے یہ تحریک کی کہ مغربی ممالک بالخصوص اور بیرونی ممالک بالعموم اس تحریک میں شامل ہو جائیں اور محض پاکستان ہی کو یہ اعزاز نہ رہے کہ وہ اکیلا یا ہندوستان اور پاکستان دونوں یا بنگلہ دیش یہ تینوں دراصل کہنے چاہئیں تھے مجھے، کہ ان تینوں میں یہ اعزاز نہ رہے کہ یہ تو ایک ایسی تحریک میں حصہ لے رہے ہیں جو خالصتاً اللہ ایک عظیم مقصد کے لئے قائم کی گئی اور باقی جماعتیں دنیا کی محروم رہ گئی ہیں۔

جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے مجھ پر یہ امر واضح نہیں تھا کہ کوئی حقیقی ضرورت ایسی ابھری ہے جس کو پورا کرنے کے لئے یہ تحریک کی جائے اور اندازہ تھا کہ یہ ضرورتیں بڑھ رہی ہیں اس لئے آمد کے ذرائع بھی بڑھنے چاہئیں۔ لیکن بعد کے حالات سے پتہ چلا کہ یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سے تحریک دل میں ڈالی گئی تھی کیونکہ اچانک دعوت الی اللہ میں ایک ایسی سرعت پیدا ہو گئی اور دنیا کا رجحان احمدیت کی طرف اس تیزی سے بڑھنے لگا کہ ان کو (دعوت الی اللہ) کرنے کا تو الگ مسئلہ، ان کی تربیتی ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے لئے بہت بڑی مالی ضروریات درپیش تھیں۔ کیونکہ انہی میں سے (مربی) نکالنا، ان کی تربیت کے سامان کرنا، ان کو جگہ جگہ جلسوں کے ذریعہ اور تربیتی کلاسز کے ذریعہ اس دین کی تفصیل سمجھانا جس کو عموماً بغیر سمجھے عامۃ الناس قبول کرتے ہیں اور یہ معاملہ صرف احمدیت کے لئے خاص نہیں دنیا کے ہر مذہب کا یہی حال ہے۔ عامۃ الناس عموماً ایک عقیدے کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ بعض نشانات کو دیکھ کر، بعض رجحانات کو دیکھ کر اور بعض دفعہ آسمان سے ایسے تائیدی نشان ظاہر ہو رہے ہوتے ہیں جن کو دیکھنے سے وہ یقین کر لیتے ہیں کہ یہ سچا سلسلہ ہے مگر اس کے عقائد کی تفصیل، اس پر عمل کرنے کے جو طریق ہیں ان سے بسا اوقات ناواقف رہتے ہیں۔ اسی لئے (کلام الٰہی) نے وہ نظام جاری فرمایا کہ اپنے مرکز میں پہلے مختلف قوموں کے نمائندوں کو بلاؤ (۔) ان کو بلاؤ، ان کو وہاں ٹھہراؤ، ان کی تعلیم و تربیت کرو اور پھر واپس بھیجو تاکہ وہ اپنے اپنے مقامات پر جا کر خدمت دین کا کام بہتر طریق پر سرانجام دے سکیں۔ یہ ضروریات تھیں جن کے لئے خدا تعالیٰ نے مغربی جماعتوں کو یعنی آزاد ایسے ملکوں کو جو نسبتاً ترقی یافتہ ہیں ان کو بھی اس تحریک میں شمولیت کی توفیق بخشی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے بہت ہی اعلیٰ پھل ہمیں دکھائے اور ایسے جن کا ہمارے ذہن میں کہیں دور کے گوشوں میں بھی کوئی تصور نہیں تھا۔ لیکن اس کی تفصیل میں جانے سے پہلے میں (کلام الٰہی) کی ان (۔) کا ترجمہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور مختصراً ان کے مضامین کو آپ کے سامنے کھولنے کی کوشش کروں گا۔

(۔) یقیناً صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والیاں (۔) یعنی وہ لوگ جن کے صدقے سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کی خاطر اللہ کو قرضہ حسنہ کے طور پر کچھ دیا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق فرمایا (۔) ان کے لئے بڑھایا جائے گا۔ کیا بڑھایا جائے گا یہ بات مبہم چھوڑ دی گئی ہے اور یہ مبہم چھوڑنا دو طریق پر ہوا کرتا ہے۔ بعض لوگ جن کی نیتیں خراب ہوں وہ مجمل وعدہ کر دیا کرتے ہیں۔ مبہم سا وعدہ کر لیتے ہیں تاکہ ہم پھر پکڑیں نہ جائیں۔ جب نہ پورا کرنے کو دل چاہے تو کہتے ہیں ہم نے یہی کہا تھا کہ کچھ دیں گے تو کچھ دے دیں گے، یہ کب کہا تھا کہ کب دیں گے اس لئے کوئی مطالبہ نہ کرو ہم سے۔ مگر جو کریم ہو، جو بے انتہا احسان کرنے والا ہو وہ جب مجمل وعدہ کرتا ہے تو مراد یہ ہے کہ اس سے بہت زیادہ دیں گے جو تم سمجھ رہے ہو اس لئے معین کر کے ہم اپنے ہاتھ نہیں باندھتے۔ حسب حالات،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

تمہارے اخلاص کے تقاضوں کے مطابق جتنا چاہیں گے اور اتنا دیتے چلے جائیں گے مگر جو بھی دیں گے تمہاری توقعات سے بڑھ کر دیں گے۔ خدا تعالیٰ کے وعدوں میں یہ چیز شامل ہوتی ہے اس کے سوا ایک

بھی خدا کا وعدہ نہیں ملتا جو محسنین سے یا اس کی راہ میں خدمت کرنے والوں سے کیا گیا ہو اور اس میں ان توقعات سے بڑھ کر دینے کا مضمون شامل نہ ہو۔ چنانچہ فرمایا (-) ان کے لئے بڑھا دیا جائے گا۔ (-) اور ان کے لئے معزز اجر بھی ہو گا۔ یعنی اجر کریم سے مراد جیسا کہ ایک اور (-) حوالے سے میں نے بیان کیا تھا ان کو اموال ہی میں برکت نہیں دی جائے گی' ان کی عزتوں میں بھی برکت دی جائے گی' ان کو معزز بنایا جائے گا۔ اور کریم سے مراد سخی بھی ہے۔ وہ شخص جو اعلیٰ اقدار کی خاطر دل کھول کے خرچ کرتا ہے۔ تو اجر کریم خدا سے متوقع ہے اور وہ اجر کریم ان کو بھی کریم بنانے والا ہو گا۔

(-) وہ لوگ بکثرت صدقہ دینے والے ہیں' جو بکثرت صدقہ دینے والیاں ہیں وہ چونکہ اپنے نیک اعمال میں اور خدا کی خاطر دل کھولنے میں ایک نمایاں منصب پا گئے' نمایاں صورت اختیار کر گئے اس لئے اللہ کی طرف سے بھی اِن سے نمایاں اجر کا وعدہ ہونا چاہئے تھا۔ پس جہاں اجر کریم فرمادیا اس سے (آگے) ایک ایسا مضمون بیان فرمایا ہے جو (-) نیچے سب سے اعلیٰ منصب کا وعدہ کر رہا ہے۔

چنانچہ فرمایا (-) جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے رسولوں پر یعنی یہی لوگ ہیں جن کی ایک مزید تعریف یہ فرمادی گئی ہے کہ ان کا خرچ محض اپنی ذاتی کرامت سے نہیں ہے بلکہ اللہ اور رسول پر ایمان کے نتیجے میں یہ پیدا ہوا ہے۔ فرمایا (-) اس معیار کے لوگ وہ ہیں جن کو ہم صدیق شمار فرمائیں گے۔ اور اس سے بڑا اجر کریم اور کیا ہو سکتا ہے پھر کہ صدیقیت کا مقام پا جائیں اور صدیقیت کا مقام خدا کی راہ میں خرچ بڑھانے کے نتیجے میں اور پھر (-) پیچھے جب تحریک جدید کے سال کا آغاز کرتے ہوئے میں نے (کلام الٰہی) کی ایک (-) آپ کے سامنے رکھی تھی اس میں بھی نور کا وعدہ تھا' اس (-) میں بھی نور کا وعدہ ہے کہ انہیں صدیقیت کا مقام بھی ملے گا' شہادت کا مقام بھی ملے گا (-) اپنے رب کے حضور۔ (-) ان کے لئے ان کا اجر بھی ہے اور ان کا نور بھی ہے۔ اب ان کا اجر اور ان کا نور سے کیا مراد ہے؟ یہ مختصر بیان کر کے میں وقف جدید کی طرف واپس لوٹوں گا۔ اجر جو ہے وہ تو قربانیوں سے تعلق رکھنے والی بات ہے۔ جس شخص میں جتنی توفیق تھی اس نے اس حد تک قربانی کی اور اللہ تعالیٰ نے اس شرط کے ساتھ کہ میں بڑھاؤں گا اور تمہاری توقعات سے بڑھ کر دوں گا اس کو پورا فرمادیا یہ تو اجر ہو گیا۔ لیکن (-) ان کا نور کیا ہے؟ دراصل ان کا نور ہی ہے جو اجر کا فیصلہ کرتا ہے اور نور سے مراد وہ دل کی پاکیزگی اور صفائی ہے جس کے ساتھ انسان ایک قربانی خدا کے حضور پیش کرتا ہے اور اجر کریم کا اس سے گہرا تعلق ہے۔ جتنا وہ نور بلند ہو گا' روشن تر ہو گا خدا کے حضور خالص ہو کر چمکے گا اسی حد تک اس کے اجر کو بڑھا دیا جائے گا اور اجر کو اعزاز بخشا جائے گا۔

پس صدیقیت کا تعلق نور سے ہے اور شہادت کا بھی تعلق نور سے ہے۔ صالحیت کا اس تفصیل سے تعلق نہیں ہے نور کے ساتھ جیسا ان دو مراتب کا ہے۔ اس لئے دیکھیں یہاں صرف دو ہی مراتب کا ذکر ہے صدیقیت کا اور شہادت کا۔ اور نہ نبوت کا ہے نہ صالحیت کا ہے تو صالحیت جو عام روزمرہ کی نیکیاں ہیں انسان کو اس بلند مقام تک نہیں پہنچایا کرتیں جس کی پہلی سیڑھی شہادت ہے اور دوسری سیڑھی صدیقیت ہے اور چونکہ نبوت بالعموم اس طرح نہیں عطا ہوا کرتی وہ منصب ہی بالکل الگ ہے۔ اس لئے جہاں اللہ اور رسول کی اطاعت کی جزاء کا تعلق ہے وہاں نبوت کا ذکر سرفہرست فرمادیا لیکن روزمرہ کی (صاحب ایمان) کی قربانیوں کا ذکر ہے۔ اس میں جو اعلیٰ درجے کی قربانیاں کرنے والے ہیں ان کو دو انعامات کا وعدہ فرمایا کہ تم میں صدیق بھی پیدا ہوں گے اور شہید بھی پیدا ہوں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بڑا احسان ہو گا۔

(-) اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اور (-) جھٹلایا ان کے لئے تو جہنم کے عذاب کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ پس مالی قربانی کے جو مرتبے ہیں ان کو سمجھے بغیر حقیقت میں مالی قربانی کا جذبہ صحیح طریق پر بیدار ہو ہی نہیں سکتا اور ان مراتب کو سمجھنے کے نتیجے میں مالی قربانی میں جو احتیاطیں ضروری ہیں ان سے بھی انسان واقف ہو جاتا ہے۔

کیونکہ بسا اوقات مالی قربانی دیکھا دیکھی سے بھی ہو جاتی ہے۔ مالی قربانی میں مسابقت کا جائز شوق بھی شامل ہو جاتا ہے۔ وہ بھی اپنی جگہ ٹھیک ہے لیکن اگر نظر ان بلند مقامات کی طرف اور مراتب کی طرف ہو جن کا ذکر (کلام الٰہی) نے فرمایا ہے تو مالی قربانی میں ایک نئی جلاء پیدا ہو جائے گی اور مالی قربانی ہمیشہ محفوظ رہے گی۔

پس اس پہلو سے وقف جدید کے ذکر میں جب میں بعض مثالیں بھی دوں گا۔ بعض عظیم الشان قربانیوں کا ذکر بھی کروں گا تو ہرگز یہ مراد نہیں کہ اپنی قربانیوں کو محض اس غرض سے بڑھائیں کہ آپ کا ذکر چلے۔ اس غرض سے بڑھائیں کہ آپ میں مسابقت کی وہ روح پیدا ہو جو آپ کے لئے مطمح نظر بنادی گئی ہے۔ جو آپ کا ماٹو قرار دے دیا گیا ہے۔ جیسا کہ (-) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) ہر ایک کے لئے ایک نصب العین ہے جس کی وہ پیروی کرتا ہے اس کے لئے وہ پابند ہو جاتا ہے اس کے لئے وہ اپنے آپ کو وقف کر دیتا ہے' وہ قبلہ بن جاتا ہے جس کی طرف منہ پھیر لیتا ہے۔ (-) تمہارا نصب العین جس کی طرف تو نے اپنے چہرے پھیرنے ہیں اپنی توجہات کو مرکوز کرنا ہے وہ ہے ایک دوسرے سے نیکیوں میں

آگے بڑھو۔ پس اس جذبے کے ساتھ (کلام الٰہی) نے ہمارا مقصد' ہمارا نصب العین ہی نیکیوں میں آگے بڑھنا قرار دے دیا ہے۔ اگر ایک انسان اپنے بھائی سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے تو اسے ہرگز ریاکاری نہیں کہا جا سکتا' اسے ہرگز معمولی بات سمجھ کر رد نہیں کیا جا سکتا۔ مگر اس اعلیٰ نیت کے باوجود اس سے بھی بلند تر نیتیں ہیں اور ان میں سے اول یہ ہے کہ اللہ کا تصور ذہن پر حاوی ہو اور کوئی بھی چندہ ایسا ادا نہ کیا جائے جس میں خدا کی محبت کی آمیزش نہ شامل ہو۔

اگر خدا کی محبت کی آمیزش شامل ہو جائے تو سب کچھ مل گیا پھر آگے بڑھنے کی توفیق بھی ملتی ہے اور غیر معمولی طور پر ملتی ہے اور اس نصب العین سے اس کا کوئی مقابلہ نہیں ہے بلکہ اس کو بڑھانے کی توفیق بھی ملتی ہے اور غیر معمولی طور پر ملتی ہے اور اس نصب العین سے اس کا کوئی مقابلہ نہیں ہے بلکہ اس کو بڑھانے والی چیز ہے اور نیکیوں کو نور بنا دینے والا نسخہ یہی ہے کہ ہر نیکی کی نیت میں اللہ تعالیٰ کی محبت اثر انداز ہو یعنی نیکیاں دراصل اللہ کی محبت سے پھوٹیں۔ وہ چیزیں جو نور سے پھوٹتی ہیں وہ نور ہی رہیں گی اور یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ کثیف ہو جائیں۔ پس اس پہلو سے آپ کو مختصراً نصیحت یہی ہے کہ جب یہ آپ کوائف سنیں گے اور قربانیوں کی دوسری تحریکیں بھی آپ کے سامنے پیش کی جائیں گی تو ہمیشہ اللہ کی محبت کو اپنے دل میں پہلا مرتبہ دے کر اور اس کے حوالے سے قربانیوں کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ پھر خدا کے فضل سے آپ کی قربانیوں میں کبھی رخنہ نہیں آئے گا اور بے حد ایسی برکتیں شامل ہو جائیں گی جن کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے یعنی اجر کریم آپ کو عطا کیا جائے گا۔

وقف جدید کا یہ اکتالیسواں (41) سال ہے اور یکم جنوری 1997ء سے بیالیسویں سال میں داخل ہونے والے ہیں۔ رپورٹوں کے معاملے میں گزشتہ سال بھی یہ شکایت تھی کہ بہت سے ممالک سست رفتاری سے رپورٹیں بھجواتے ہیں اور بسا اوقات ایسے ممالک بھی ہوتے ہیں جہاں جدید ترین طریقے رسل و رسائل کے مہیا نہیں ہیں اس لئے جو نسبتاً بعد میں شامل ہونے والے ممالک ہیں ان کی تربیت میں ابھی زیادہ وقت درکار ہے اور ان کے ہاں وقف جدید کا نظام بھی اس طرح جاری نہیں جس طرح پہلے سے شامل ہونے والے ترقی یافتہ ممالک میں ہے۔ تو اگرچہ اس وقت جماعتوں کی تعداد یعنی ممالک کی تعداد غالباً ایک سو باون یا اس سے اوپر ہو چکی ہے تو اتنی بڑی تعداد میں سے صرف چھپن کا رپورٹیں بھجوانا بتاتا ہے کہ کتنا بڑا کام ابھی ہم نے کرنا ہے ان کی تربیت کا اور وقف جدید ہی کا ایک یہ مقصد ہے کہ دیہاتی اور نئے غیر تربیت یافتہ' ممالک کی تربیت کی جائے۔

پس اس پہلو سے یہ جو بیالیسواں (42) سال ہے اس میں ہم اپنے سامنے ایک کام کا پہاڑ کھڑا ہوا دیکھتے ہیں۔ چھپن ممالک نے رپورٹ بھیجی ہے اور اکثر جنہوں نے نہیں بھیجی یا تو کام بہت معمولی ہوا ہے یا ابھی وہ تربیت کے محتاج ہیں۔ تو ان چھپن ممالک نے تقریباً ایک سو چھپن کی تربیت کرنی ہے اور یہ جو چندہ ملے گا یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہی مقاصد پر خرچ ہو گا۔ وقف جدید میں جو بیرون کا چندہ ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ زیادہ تر ہندوستان اور افریقہ پر خرچ ہوتا ہے اور زیادہ تر کیا تمام تر کہنا چاہئے ہندوستان اور افریقہ پر خرچ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ پاکستان سے بھی وقف جدید کے چندوں میں جو بچت ہوتی ہے وہ بیرونی ممالک میں خرچ کے لئے بھیجنے لگے ہیں۔ تو یہ سعادت ان کی ابھی بھی قائم ہے کہ بیرونی دنیا پر خرچ کرنے میں کوئی بار محسوس نہیں کرتے' کوئی کمزوری نہیں پاتے اور بڑے حوصلے اور خوشی کے ساتھ پاکستان سے باہر کی ذمہ داریاں اٹھاتے ہیں۔

مغربی دنیا میں بھی اب بہت حد تک یہ صلاحیت پیدا ہو گئی ہے کہ اپنے غریب بھائیوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں بہت حوصلے اور وسعت قلب کے ساتھ حصہ لیتے ہیں اور کبھی یہ سوال نہیں اٹھایا جاتا کہ اتنا چندہ ہم نے دیا تھا ہم پر اتنا کیوں خرچ نہیں ہوا' اتنا بڑا حصہ دوسرے ممالک کو کیوں دے دیا گیا یہ سوچ ہی بیمار سوچ ہے جو احمدیت میں خدا کے فضل سے پنپنے کی گنجائش ہی نہیں رکھتی' توفیق ہی نہیں رکھتی۔ ایک آدھ ملک میں جب یہ بیماری پیدا ہوئی اور میں نے اسی وقت ان کو پکڑا تو اس کے بعد وہ بالکل اس طرح مٹ گئی جیسے ان کی جڑیں اکھیڑ دی گئی ہوں پھر کبھی اس وہم نے ان کے خیالات میں پراگندگی پیدا نہیں کی۔

تو اس کو بھی آپ یاد رکھ لیں کہ ہمارے چندے خدا کی خاطر ہیں اور یہ ساری دنیا خدا نے پیدا کی ہے۔ (دین حق) عالمگیر مذہب ہے (دین) کے تقاضے' ضرورت کے تقاضے دنیا میں کہیں بھی پیدا ہوں گے۔ پس یہ بحث نہیں ہے کہ چندہ کس نے دیا ہے اور کہاں خرچ ہونا چاہئے۔ یعنی کس نے دیا ہے کی بحث نہیں ہے اور یہ بحث نہیں ہے کہ جس نے دیا ہے اسی پر خرچ کیا جائے۔ یہ بحث ضرور رہے گی کہ اس وقت عالمی تقاضوں کے لحاظ سے کس ملک کو زیادہ ضرورت ہے اور کون سا ملک ہے جو تیز رفتاری کے ساتھ سچائی کی طرف متوجہ ہو رہا ہے اور اسی نسبت سے اس کی ضرورتیں بڑھ رہی ہیں۔ پس خرچ میں ہمیشہ جماعت احمدیہ نے اس بات کو راہنما رکھا ہے اور یہ بات بے تعلق سمجھی ہے اور ہمیشہ بے تعلق سمجھی جائے گی کہ کس نے زیادہ دیا تھا اور کس نے کم دیا تھا۔ ضرورت جہاں زیادہ ہے وہاں زیادہ خرچ کیا جائے اور ہمیشہ یہی ہوتا رہا ہے۔

پس اب صورت حال یہ ہو گئی ہے کہ بیرونی دنیا کا چندہ پاکستان' بنگلہ دیش اور ہندوستان کے چندوں سے اب خدا کے فضل سے بہت بڑھ چکا ہے اور عین اس وقت یہ برکت ملی ہے جبکہ ضرورت بہت شدید ہو گئی تھی۔ مثلاً ابھی میں نے افریقہ کے ممالک کا دورہ کروایا۔ ہے تو پتہ چلا کہ بہت بڑی بڑی جماعتیں ہیں جن سے ابھی تک ہمارا اڈش انٹینا کے ذریعہ بھی رابطہ نہیں ہو سکا اور جو نمائندے میرے گئے انہوں نے محنت کی بہت دور دراز کے گہرے علاقوں میں گئے اور بعض رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ دیکھ کر اس طرح ان کے چہرے چمک اٹھے کہ اچھا ہمارا بھی خیال ہے ان کو۔

لیکن ایک خوش کن بات جو سب جگہ دکھائی دی وہ یہ تھی کہ ایسے علاقے جن میں کثرت سے بیعتیں ہوئی تھیں اور دو تین سال پہلے ہوئی تھیں جب وہاں رابطہ کیا گیا تو تمام تر احمدیت پر قائم تھے اور بڑے

کہ اللہ طاقت بڑھاتا ہے' ذکر کی طاقت بڑھاتا ہے خدا کی یاد میں پیار پیدا کر دیتا ہے۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کے ساتھ جماعت کو ہمیشہ یہی توفیق بخشے گا کہ وہ جیسا کہ شکر کا حق ہے شکر کا حق ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی یادوں سے دل کو نور عطا کرتے ہوئے اس میدان میں ہمیشہ آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نذیر احمد خادم

اپنے امامؑ کی دعائیں۔ ایک عظیم نعمت

ہماری جماعت کے افراد اس اعتبار سے بہت ہی خوش نصیب ہیں کہ انہیں ایک انتہائی شفقت و محبت کرنے والے امام کی رہنمائی حاصل ہے ہمارے امام کو ہم سے اور ہمیں اپنے محبوب امام سے گہرے پیار اور قلبی محبت کا جو للہی تعلق ہے اس کی کیفیت کو الفاظ کا جامہ پہنانا ممکن ہی نہیں۔

یہ ہم عاجزوں پر ہمارے رب کریم کا وہ احسان عظیم ہے جس کی نظیر دیگر دنیوی رشتوں اور تعلقات میں ملنی محال بلکہ ناممکن ہے۔ اس دو طرفہ مودت و محبت کا نہایت شیریں پھل وہ دعائیں ہیں جو امام جماعت اپنی ساری جماعت کے لئے کرتا ہے اور ساری جماعت اپنے دل و جان سے محبوب آقا و امام ہمام کے لئے شب و روز کرتی ہے۔ ہر موقع ہر دکھ سکھ میں احمدی احباب مرد و زن بچے بوڑھے اور جوان اپنے پیارے امام کی خدمت میں خطوط۔ ٹیلیگرام۔ فیکس وغیرہ کے ذریعہ دعائیہ خطوط لکھتے ہیں اور ہمارے محبوب امام روزانہ دعا کی درخواست پر مشتمل دنیا بھر سے آئے ہوئے سیکڑوں خطوط ملاحظہ فرما کر دعا کرتے اور خطوط لکھنے والے احباب کو جواب بھی عطا فرماتے ہیں۔ ہر احمدی گھرانہ ان دعاؤں کی قبولیت کا گواہ ہے۔

یہ وہ عظیم نعمت ہے جو صرف احباب جماعت احمدیہ ہی کو حاصل ہے جس پر ہم اپنے مہربان و منان رب رحمان کا جتنا بھی شکر ادا کریں وہ کم ہے۔ احباب جماعت احمدیہ کو پہنچنے والے ہموم و غموم پر جماعت کے امام کو شدید غم پہنچتا ہے جس کا دردناک نظارہ آئے روز احمدیہ ٹیلیویژن پر دیکھ کر ایسے دکھیوں کو اپنے غم اور دکھ بھی بھول جاتے ہیں اور اپنے امام کی فکر دامنگیر ہوئے لگتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب جماعت کے تیسرے امام فرمایا کرتے تھے کہ میں اور جماعت کوئی دو وجود نہیں بلکہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ ہم نے حضرت مولانا نور الدین الامام الاول کے جو حالات واقعات پڑھے ہیں اور پھر حضرت امام ثانی صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے جو حالات مشاہدہ کئے اور کثرت سے احباب کے جو واقعات سنے اور مختلف مواقع پر موجودہ امام سمیت اپنے آئمہ عظام کے جماعت کے احباب کے لئے درد و کرب کے جو نظارے دیکھے ہیں۔ وہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ان چاروں جانشینوں میں یکساں اور مشترک ہیں اور دراصل یہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (آپ پر خدا کی سلامتی ہو) کی قوت قدسیہ اور پاک روحانی تاثیرات اور بنی نوع انسان اور خصوصاً اپنے احباب جماعت کے لئے آپ کی رحمت و شفقت ہی کا اعجاز و ورثہ ہے جو مسلسل آپ کے جانشینوں میں منتقل ہوتا چلا آرہا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کے دل میں اپنی جماعت کے لئے ہمدردی محبت و شفقت کی قلبی کیفیت کس اعلیٰ و اجلیٰ درجہ کی تھی اس کا کچھ اندازہ آپ کی مندرجہ ذیل تحریر سے لگایا جا سکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"اصل بات یہ ہے کہ ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے اور یہ بات ہمارے روز مرہ کے تجربہ میں آتی ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے عضو مثلاً انگلی ہی میں درد ہو' تو سارا بدن بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ٹھیک اسی طرح ہر وقت اور ہر آن میں ہمیشہ اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام و آسائش سے رہیں۔ یہ ہمدردی اور یہ غمخواری کسی تکلف اور بناوٹ کی رو سے نہیں' بلکہ جس طرح والدہ اپنے بچوں میں سے ہر واحد کے آرام و آسائش کے فکر میں مستغرق رہتی ہے خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح میں للہی دلسوزی اور غمخواری اپنے دل میں دوستوں کے لئے پاتا ہوں اور یہ ہمدردی کچھ ایسی اضطراری حالت پر واقع ہوئی ہے کہ جب ہمارے دوستوں میں سے کسی کا خط کسی قسم کی تکلیف یا بیماری کے حالات پر مشتمل پہنچتا ہے تو طبیعت میں ایک بے کلی اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک غم شامل حال ہو جاتا ہے اور جوں جوں احباب کی کثرت ہوتی جاتی ہے اسی قدر یہ غم بڑھتا جاتا ہے اور کوئی وقت ایسا خالی نہیں رہتا جبکہ کسی قسم کا فکر اور غم شامل حال نہ ہو کیونکہ اس قدر کثیر التعداد احباب میں سے کوئی نہ کوئی کسی نہ کسی غم اور تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کی اطلاع پر ادھر دل میں قلق اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ میں نہیں بتلا سکتا کہ کس قدر اوقات غموں میں گزرتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ہستی ایسی نہیں جو ایسے ہموم اور افکار سے نجات دیوے۔ اس لئے میں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں اور سب سے مقدم دعا یہی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں کو ہموم اور غموم سے محفوظ رکھے۔ کیونکہ مجھے تو ان کے ہی افکار اور رنج غم میں ڈالتے ہیں۔ اور پھر یہ دعا مجموعی ہیئت سے کی جاتی ہے کہ اگر کسی کو کوئی رنج اور تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کو نجات دے۔ ساری سرگرمی اور پورا جوش یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کروں۔ دعا کی قبولیت میں بڑی بڑی امیدیں ہیں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 66)

احباب کرام! اپنے احباب جماعت کے لئے جو للہی درد و سوز و گداز جو فکر اور غم اور دل سوزی و غمخواری کی پر زور دریا کی طرح موجیں مارتی ہوتی کیفیت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اس دردناک تحریر میں جھلک رہی ہے وہی کیفیت درد و سوز آج ہمارے محبوب آقا و امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے چہرہ مبارک اور آنکھوں اور بار بار بھرائی آواز سے ہویدا ہوتی ہے۔ جب بھی ہمارا محبوب آقا کسی بھی احمدی بہن بھائی کے کسی غم کا ذکر کرتا ہے تو ساتھ ہی دیکھنے والوں کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔

میں نے ایک روز ایک ایسے ہی موقع پر احمدیہ ٹیلی ویژن پر حضرت صاحب کے غم کی کیفیت اور اشکبار آنکھوں کو دیکھ کر ایک عرب دوست کو بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر روتے دیکھا۔ رحم و کرم اور دلی رنج و درد سے معمور دل جو رب رحمان و منان اور ودود نے ہمارے محسن و مہربان امام کو عطا فرمایا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا جماعت پر ایک منفرد احسان و انعام ہے جس کے عملی شکر کا یہ بھی تقاضا ہے کہ ہم حضرت صاحب کی صحت و سلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فقید المثال کامیابیوں کے لئے دن کے علاوہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر بھی دعائیں کریں تا دعاؤں کا یہ انمول خزانہ تادیر ہم پر سایہ فگن رہے۔ آمین۔

محمد اشرف کاہلوں

ادبیات کے دلچسپ پہلو

اصناف نظم و نثر میں ایک صنف اسماء و الفاظ کی باہمی مناسبت اور عدم موزونیت کے اظہار پر مبنی ہے۔ اس انسانی جذبہ نے ادب و نثر کی نئی راہیں کھولی اور کشادہ کی ہیں۔ چونکہ اس میں فطری میلان ہے۔ اس لئے اس انسانی جذبہ و احساس سے خوب فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ اس فکری کاوش کو پر مضمون بنانے مزاح پیدا کرنے اور نئے مضامین کی اٹھان میں شعراء اور ادبا نے خوب کام دکھایا ہے۔ اس جہت سے اردو ادب میں ایک گرانقدر اضافہ ہوا ہے۔ ارباب فہم و سخن کی فکر رسائی کے چند نمونے پیش خدمت ہیں۔ اس سے بھی لطف اٹھایئے۔

مومن اردو زبان کے نامور شاعر ہیں۔ اپنے تخلص مومن کے حوالہ سے شعر میں جان ڈال دیتے ہیں اور ایک پُر خیال مضمون پیدا کرتے ہیں نکتہ آفرینی ملاحظہ ہو۔

مومن اور دیر خدا خیر کرے
طور بے ڈھب نظر آتے ہیں مجھے

داغ نے بھی ایک مصرعہ میں یوں جدت خیال پیدا کی ہے۔

تخلص داغ ہے اور عاشقوں کے دل میں رہتے ہیں

الفاظ سے جو مضامین وضع کئے گئے ہیں ان کی مثال اس شعر سے ملتی ہے۔ مفہوم کی ادائیگی الفاظ سے عیاں ہے۔

انبہ ..فرستاد حسن خاں بھن
انبتہ اللہ نباتاً حسن

ڈاکٹر علامہ اقبال نے بھی اس کوچہ میں قدم رکھا اور الفاظ و معانی کو نئی جدتیں عطا کیں دیکھئے کس طور سے اقبال گویا ہوتے ہیں۔

اقبال میرے نام کی تاثیر دیکھنا
میں جس کے ساتھ ہوں اسے ہوتی نہیں شکست

علامہ صاحب کو اکبر نے لنگڑا آم بھیجا تھا۔ آپ رسیدیوں ارسال کرتے ہیں۔

اثر یہ تیرے انفاس مسیحائی کا ہے اکبر
الہ آباد سے لنگڑا چلا لاہور تک پہنچا

مغل بادشاہ جہانگیر کی حرم ملکہ نور جہاں سے کون واقف نہیں۔ ایک دن ملکہ نے ایک شیر کا شکار کیا۔ تو لکھنے والے نے خوب لکھا

نور جہاں گرچہ بظاہر زن است
در وصف مردان زن شیر افگن است

تعریف و چوٹ کا عنوان خوب رہا۔

ایک موقعہ پر شمس ولی اللہ شاعر نے اپنی ریختہ گوئی میں ناصر علی سرہندی کو جن کا تخلص علی تھا۔ یہ شعر لکھا۔

اچھل کر جا پڑے جوں مصرع برق
اگر مطلع لکھوں ناصر علی کوں

ناصر علی نے جواباً لکھا۔

باعجاز سخن گر اڑ چلے وہ
ولی ہرگز نہ پہنچے گا علی کوں

جدت فکر کی ایک اور مثال دیکھئے

نور جہاں جو میں تھی تو وہ نور دین ہوا
دیدہ نشین جو میں تھی تو وہ دل نشین ہوا

نثر کی دو مثالیں اس صنف ادب کی حاضر ہیں۔

ایک دفعہ فیضی بیمار تھا۔ عرفی اس کی عیادت اور مزاج پرسی کو گیا فیضی کو کتوں سے بہت شوق تھا۔ عرفی نے دیکھا کہ چند پلے گلے میں زریں پٹے والے گھوم پھر رہے تھے۔ عرفی نے کہا۔

"مخدوم زادہا بہ چہ اسم موسوم اند؟" فیضی نے برجستہ کہا "بہ رسم عرفی" یعنی معمولی نام ہیں عرفی نے فی الفور جواباً کہا۔ "مبارک باشد" مبارک فیضی کے باپ کا نام تھا خوب حق مضمون ادا ہوا۔

"اللہ بیلی" والا قصہ انشاء اللہ خان کی جدت طبع کا ایک نمونہ ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ ریاست اودھ میں جان بیلی صاحب انگریز ریذیڈنٹ تھے۔ ان کے ساتھ علی نقی خان میر منشی تھے سید انشاء بھی اسی دربار سے منسلک تھے۔ جب وہ جاتے تو انشاء کہا کرتے میر منشی صاحب کا اللہ بیلی۔ اس جملہ سے حاضرین خوب حظ اٹھاتے۔

باقی صفحہ 7 پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

امریکہ کے ٹائم کا اپنی حکومت سے شکوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سے پہلے تو غیر ممالک ہی اس بات کے شاکی تھے کہ امریکہ عالمی معاملات میں نامناسب رویہ اختیار کر رہا ہے لیکن اب تو اس کے اپنے ملک کے سب سے ثقہ اخبار ہفتہ وار ٹائم نے بھی برملا اس بات کا اظہار کیا ہے کہ امریکہ نے حالیہ عالمی واقعات میں جس رویہ کا اظہار کیا ہے اس سے بخوبی پتہ چلتا ہے کہ امریکی حکومت اپنے مفادات کے حصول کے لئے دوسرے ملکوں پر دھونس اور دھاندلی جمانے اور انہیں ہر طریقے سے ڈرانے دھمکانے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ ٹائم نے اپنے تازہ شمارے میں ایک تجزیاتی رپورٹ شائع کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ امریکہ دوسرے ملکوں کو اپنے مفادات کے حاصل کرنے کے لئے ڈرانے دھمکانے سے بھی باز نہیں رہتا جو کہ ایک مہذب سپر پاور کے لئے کسی طور پر واجب نہیں۔ مثال کے طور پر ٹائم نے سپین میں ہونے والے نیٹو کے حالیہ اجلاس کا واقعہ پیش کیا ہے جس میں اس نے دیگر ملکوں کا موقف مسترد کرتے ہوئے اپنی یہ بات منوائی کہ نیٹو میں پانچ نہیں بلکہ صرف تین ملکوں کو نئی رکنیت دی جائے۔ ٹائم کے مطابق اسی طرح امریکہ نے گزشتہ سال غیر ملکی کمپنیوں کو یک طرفہ طور پر یہ دھمکی دی کہ اگر انہوں نے کیوبا کے ساتھ تجارت کی تو امریکہ انہیں سزا دے گا۔ حالانکہ کوئی ملک اپنا قانون دوسرے ملکوں پر لاگو کرنے کی دھمکی کیسے دے سکتا ہے۔

○○○

بوسنیا میں ڈیٹن امن معاہدہ کی خلاف ورزی

امریکہ کے نائب وزیر خارجہ جانی شٹک نے بوسنیا کے دورے کے دوران خبردار کیا ہے کہ اگر ڈیٹن امن معاہدے پر مناسب عملدرآمد نہ کیا گیا تو بین الاقوامی امداد بند کر دی جائے گی۔

ڈیٹن معاہدے کے تحت تمام فریقین نے اس بات پر اتفاق کیا تھا کہ تمام لوگ جو اس جنگ میں اپنے اپنے گھروں کو چھوڑنے پر مجبور کئے گئے تھے ان کو واپس اپنے گھروں میں جانے کی اجازت ہو گی۔ اس کے تحت زیادہ تر مسلمان پناہ گزین ہی آتے ہیں جن کو دونوں سربوں اور کروشوں نے اپنے اپنے علاقوں سے نکالا تھا۔ موسطار کا شہر بھی اسی طرح کا ایک شہر ہے جہاں سے مسلمان اپنے گھر چھوڑنے پر مجبور ہو گئے تھے لیکن اب جبکہ ڈیٹن معاہدے پر ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے کروٹس اور سرب دونوں مسلمانوں کے واپس جانے میں رکاوٹیں کھڑی کر رہے ہیں۔ اسی طرح دوسرا معاملہ جنگی مجرموں کا ہے جن کو گرفتار کرنا ہر ملک کی ذمہ داری تھی لیکن ابھی تک صرف دو سربوں کو گرفتار کیا جا سکا ہے جبکہ بڑے بڑے مجرم کھلے عام پھر رہے ہیں۔ اور ان کو پکڑنے کی جرات نیٹو کی فوج بھی نہیں کر رہی۔ کیونکہ ان فوجوں کو بھی خطرہ ہے کہ اگر ان کو پکڑا گیا تو نیٹو کی فوجوں کے خلاف ردعمل ہو گا۔ اس لئے وہ چپ ہیں۔ اب امریکہ نے اس سلسلے میں کچھ سرگرمی دکھائی ہے اور کہا ہے کہ اگر ڈیٹن معاہدہ پر پوری طرح عمل نہ کیا گیا تو جو حکومت اس کی ذمہ داری پائی گئی اس کی مالی امداد بند کر دی جائے گی۔ اس سے پہلے ہی سربیا کی حکومت کی مالی حالت کافی کمزور ہو گئی ہے کیونکہ اس وجہ سے اسے بہت کم امداد مل سکی ہے۔

○○○

ترکی۔ مذہب تعلیم پر ایک پابندی

ترکی کی نئی حکومت نے ایک بل پاس کیا ہے جس میں یہ پابندی عائد کی گئی ہے کہ 14 سال سے کم عمر کے بچوں کو مذہبی تعلیم کے اداروں میں داخل نہیں کیا جا سکے گا۔ اور انہیں پہلے آٹھویں جماعت تک سیکولر تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنا پڑے گی۔ لیکن اب جبکہ پبلک میں اسلامی تعلیم کی طرف توجہ بڑھ رہی ہے اور ملک کا اچھا خاص حصہ اس کی طرف راغب ہو گیا ہے تو سیکولر طاقتوں نے ان کو زبردستی دبانے کی کوششیں شروع کر دی ہیں اور یہ بل بھی اس مہم کا حصہ ہے۔ لیکن اس بل کے خلاف استنبول کی جامع مسجد کے باہر ایک احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرین ہاتھوں میں بینر اور پلے کارڈ اٹھائے ہوئے تھے اور وہ ترکی کی حکومت کی جانب سے مذہب کی تعلیم پر پابندی عائد کرنے کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔ حکومت کے اس فیصلے پر ملک میں جو بے چینی پائی جاتی ہے یہ اس کا پہلا باقاعدہ عوامی ردعمل تھا۔ پولیس نے مظاہرین پر لاٹھی چارج کیا اور ان کو منتشر کر دیا۔ اور گیارہ مظاہرین کو گرفتار کر لیا۔ درحقیقت یہ نئی پابندیاں نئی حکومت نے فوج کے دباؤ پر عائد کی ہیں اور خطرہ ہے کہ اس طرح کے اقدامات کے نتیجہ میں فوج اور پبلک میں چپقلش بڑھ جائے گی اور آخر کار فوج کے پاس مارشل لاء لگانے کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہو گا جو کہ ملک کے لئے کوئی اچھی بات نہ ہو گی۔

○○○

داڑھی رکھنے کا نیا رجحان

جب مغربی تہذیب کا دنیا میں دور دورہ شروع ہوا تھا تو داڑھی کو غیر صحت مندانہ اور فیشن کے برخلاف سمجھا جاتا تھا اور ترقی پذیر ممالک میں تو داڑھی رکھنے کے رجحان کو ترقی پسندی کے خلاف اور رجعت پسندی کا حامل تصور کیا جاتا ہے لیکن اب یورپ اور امریکہ میں بھی ایسی ہوا چلی ہے کہ نئی نسل میں داڑھی رکھنے کا رجحان تیزی سے پھیل رہا ہے۔ جس سے ماہرین نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اگلے عشرے تک شائد دنیا سے "کلین شیو" کرانے کا رجحان بالکل ہی ختم ہو جائے۔ اس بات کا انکشاف ایک جرمن طالب علم پیٹر لیمن نے کیا ہے جو انسانی رویوں پر ایک مقالہ تحریر کر رہا ہے۔ پیٹر کا کہنا ہے کہ دنیا اس وقت تیزی سے داڑھیوں کی طرف راغب ہو رہی ہے کیونکہ یورپ امریکہ اور آسٹریلیا کی نوجوان نسل تیزی سے داڑھی رکھ رہی ہے۔ پیٹر کے خیال میں اس کی چار وجوہات ہیں۔ موسم کی بڑھتی ہوئی شدت۔ بڑھتی ہوئی جلدی بیماریاں۔ زندگی کی بڑھتی ہوئی مصروفیت' اور خواتین کی طرف سے داڑھی رکھنے والے نوجوانوں کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھنا۔

پیٹر کہتا ہے کہ یورپ میں یہ خیال عام پایا جاتا ہے کہ داڑھی کے بال نہ صرف چہروں کو موسم کی شدت سے بچاتے ہیں بلکہ ان کی موجودگی میں چہرہ کئی قسم کی جلدی بیماریوں سے بھی محفوظ رہتا ہے۔

○○○

پیدائشی بہرہ پن

پیدائشی بہرہ پن کا علاج ابھی تک ناممکن سمجھا جاتا تھا اور بچے پیدائشی بہرہ پن ہی کی وجہ سے بولنے کی صلاحیت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ جب وہ کچھ سن نہیں سکتے تو پھر بولنے والے الفاظ کو دہرا نہیں سکتے اور اس لئے مسلسل گونگے رہتے ہیں۔ حالانکہ وہ پیدائشی گونگے نہیں ہوتے بلکہ پیدائشی بہرے ہوتے ہیں۔ اب موجودہ جدید سائنسی دور میں پیدائشی بہرہ پن کا علاج ممکن ہو گیا ہے حالانکہ اس سے پہلے لوگوں کا یہ خیال تھا کہ جو بچے پیدائشی طور پر بہرہ پن کا شکار ہوتے ہیں۔ ان کا علاج قطعی طور پر ممکن نہیں ہے لیکن اب سرجری کے ذریعے کان کے پچھلے حصے سے اپریشن کے ذریعے کان کے اندرونی متاثرہ حصے میں الیکٹروراڈ لگا دئے جاتے ہیں۔ جس سے 50 فی صد تک ان کی سماعت درست ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ سرجری ابھی ایک بہت مہنگا عمل ہے جس پر 20 سے 30 لاکھ روپیہ خرچ ہوتے ہیں لیکن امید ہے جلد ہی پاکستان میں بھی یہ سرجری شروع کر دی جائے گی اور جب ایسا ہو گیا تو اس پر خرچ بھی کافی حد تک کم ہو جائے گا۔ اور بہت سارے گونگے بھی بولنے لگیں گے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ کوئی بھی شخص گونگا نہیں ہوتا۔ ہر کوئی بولنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ لیکن کچھ نہ سننے کے باعث وہ بول نہیں سکتا۔ اگر متاثرہ بچے کو سماعتی آلہ لگا کر مسلسل سپیچ تھراپی کروائی جائے تو بھی بچے کی سپیچ میں فرق پڑ سکتا ہے۔ بہرحال ایسے بچوں کے والدین کو ہمت نہیں ہارنی چاہئے اور اس لائن کے سپیشلسٹ ڈاکٹروں سے رجوع کرنا چاہے اور یہ کام جتنی جلد کیا جائے گا اتنا ہی بچے کے لئے بہتر ہو گا۔

○○○

یاد رفتگان

قدسیہ محمود سردار

محترمہ نصیرہ فاطمہ صاحبہ

اس دنیا میں انسان آتے ہیں اور سب آ کر چلے جاتے ہیں۔ مگر بعض نیک وجود اپنے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے دل میں ہمیشہ کے لئے جگہ بنا جاتے ہیں۔ اس وقت میرے ذہن کے دریچوں میں ایک معصوم' نورانی چہرہ جھانک رہا ہے۔ یہ بزرگ ہستی محترمہ نصیرہ فاطمہ صاحبہ ہیں جو کہ حضرت مولوی ظہور حسین صاحب سابق مربی روس و بخارا کی اہلیہ تھیں۔ آپ میرے شوہر محترم سردار محمود الغنی صاحب کی نانی امی تھیں۔ ان کا اور میرا ساتھ اگرچہ چند سال پر مشتمل ہے مگر ان کا پیار و محبت سے بھرپور سلوک آج بھی میرے دل پر نقش ہے۔ میں ان کی خوبیوں پر مختصر سی نظر ڈالنا چاہوں گی۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپ کو اولاد کی نعمت سے نوازا۔ آپ کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ آپ نے اللہ کے فضل و کرم سے ان کی بہت اچھے رنگ میں تربیت کی کہ مجھے وہ سب اپنی خوبیوں میں ایک سے ایک بڑھ کر لگتے ہیں۔

آپ کو اللہ تعالیٰ سے بے حد پیار تھا۔ عبادات اور آخر شب کی عبادت کا آپ بہت خیال رکھتی تھیں۔ جونہی اعلان توحید ہوتا آپ (عبادت) کی تیاری شروع کر دیتی تھیں۔ آپ کی باتوں سے محبت الٰہی کا واضح اظہار ہوتا تھا۔ بابرکت ایام میں آپ باقاعدگی سے تلاوت کرتیں اور صدقات کا خصوصی خیال رکھتی تھیں کبھی کسی سائل کو آپ نے خالی ہاتھ نہیں جانے دیا۔ گھر میں کام کرنے والے ملازمین سے آپ کا برتاؤ بہت مشفقانہ ہوتا تھا۔

آپ کی طبیعت میں بہت سادگی تھی۔ آپ کی پوری کوشش ہوتی تھی کہ آپ سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ آپ بہت صابر و شاکر تھیں۔ عمر کا آخری حصہ آپ نے بیماری میں کاٹا مگر کبھی بھی کوئی شکوہ یا شکایت نہیں کی اور صبر کا دامن کبھی ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

آپ بہت محبت کرنے والا وجود تھیں۔ مجھے آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے پیار سے اتنا نوازا ہے کہ میں ساری عمر ان کو نہیں بھلا سکتی۔ وہ جب بھی مجھے ملتی تھیں ڈھیروں دعاؤں سے نوازتی تھیں۔ میرے بڑے بیٹے عزیزم سردار احسان محمود کو بہت پیار کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ یہ تو ہمارے لئے احسان اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ان کی دعاؤں کا وارث بنائے (آمین)۔

میں آخر میں دعا کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ ان کو بخش دے اور ان کو بے شمار روحانی انعامات سے

خلوص سے قائم تھے اور انہوں نے کھلم کھلا یہ کہا کہ ہم نے تو سچ سمجھ کر قبول کیا ہے اگر آپ ہماری طرف توجہ نہ بھی کرتے تو احمدیت پر ہم نے قائم ہی رہنا تھا مگر ہمیں پورا پتہ ہی نہیں کہ احمدیت ہے کیا؟

تفاصیل کا علم نہیں ہے اس لئے آپ کا فرض تھا ہمیں پوچھتے اور ہماری ضروریات پوری کرتے۔ چنانچہ ان سب جگہوں میں ایک تو میں نے یہ ہدایت کی کہ ڈش انٹیناز لگائے جائیں کثرت کے ساتھ اور مرکزی نظام کے تابع روزانہ اس علاقے کے باشندے ایک جگہ اکٹھے ہو سکیں۔

اور دوسرا یہ کہ وہاں ان کے لئے بڑی (بیوت الذکر) بنی چاہئیں۔ ایسے مراکز بننے چاہئیں جہاں ان کی تربیت کا انتظام ہو اور انہی میں سے (مربیان) بنائے جائیں اور پھر ان کو انہی علاقوں میں مستقل جگہوں پر مقرر کر دیا جائے۔ یہ ضرورتیں جو ہیں یہ اتنی زیادہ ہیں کہ جس علاقے میں یعنی افریقہ میں جہاں دس لاکھ سے اوپر احمدی ہوئے ہوں ایک سال میں وہاں آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان کی کم سے کم ضرورتیں پوری کرنے پر بھی کتنے خرچ کی ضرورت ہو گی اور چونکہ پچھلے سال بہت بڑھے اس لئے میرے دل میں یہ فکر تھی' میں بار بار ان سے پوچھتا تھا کہ وقف جدید کے چندے میں سے کتنا باقی رہ گیا ہے اور نئی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے ہم کہاں کہاں سے روپیہ سمیٹ سکتے ہیں۔

اب خدا تعالیٰ نے کس طرح مدد فرمائی ہے اور جس ملک کے ذریعے مدد فرمائی ہے اس ملک کی انتظامیہ کے بھی خواب و خیال میں نہیں تھا کہ یہ عظیم کارنامہ خدا ہمارے ہاتھوں سرانجام دلوائے گا۔ چنانچہ سرفہرست آج اس سال کی قربانی میں امریکہ ہے اور اتنی عظیم وقف جدید میں قربانی کی توفیق ملی ہے کہ امیر صاحب جب فون پہ مجھے بتا رہے تھے تو کہتے تھے میں تو حیران ہوں کہ کیا ہوا ہے۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ خاموشی کے ساتھ اتنا روپیہ اکٹھا ہو چکا ہو گا کہ جب وہ رپورٹ پیش ہوئی تو میرے دل میں ایک ہیجان برپا ہو گیا کہ ہوا کیا ہے۔ اب آپ سوچیں پہلی بات تو یہ دیکھیں کہ خدا تعالیٰ نے ہر چندے میں' ہر ملک میں برکت ڈالی ہے اور امسال گزشتہ سال کے مقابل پر بہت زیادہ عطا کیا ہے۔

وعدہ جات کے لحاظ سے جو 96ء کے وعدہ جات ہیں وہ چار کروڑ بتیس لاکھ اکتالیس ہزار تین سو باون روپے بنتے ہیں۔ 96ء کا یہ جو سال گزرا ہے ابھی' وعدہ جات چار کروڑ اور بتیس لاکھ' وصولی سات کروڑ بائیس لاکھ ستائیس ہزار آٹھ سو چھپن۔ اب یہ کیسے ہو گیا کچھ سمجھ نہیں آ رہی کیونکہ وقف جدید کے وعدے آگے ہوتے تھے وصولی پیچھے پیچھے جایا کرتی تھی۔ اور سٹرلنگ میں یہ وعدے چھ لاکھ پچپن ہزار ایک سو بہتر پاؤنڈ تھے جبکہ کل وصولی دس لاکھ چورانوے ہزار تین سو اکسٹھ پاؤنڈ ہے۔ اور ایک نیا سنگ میل جو اس سال رکھا گیا ہے وہ امریکہ کی طرف سے ہے۔ تمام دنیا کی وصولی' سارے یورپ کی وصولی ملا کر' پاکستان' ہندوستان' بنگلہ دیش کی وصولی ملا کر دس لاکھ چورانوے ہزار تین سو اکسٹھ پاؤنڈ ہے۔

اب یاد رکھ لینا اچھی طرح ساری دنیا کی وصولی دس لاکھ چورانوے ہزار تین سو اکسٹھ پاؤنڈ ہے۔ اس میں سے امریکہ کی وصولی اس میں پانچ لاکھ چونسٹھ ہزار ایک سو اکسٹھ پاؤنڈ ہے یعنی تمام دنیا کے چندوں سے وہ اکیلا آگے بڑھ گیا ہے۔ پچھلے سال میں ان کی تعریف کر رہا تھا کہ انہوں نے جرمنی کو بھی شکست دے دی' پاکستان سے بھی کچھ قدم آگے نکل گئے لیکن قریب کی دوڑ تھی۔ اب وہ اتنا پیچھے چھوڑ گئے ہیں کہ باقی لوگ اب بس ان کے لئے دعائیں ہی کریں گے اور اس سے زیادہ وہ کچھ نہیں کر سکتے اب۔ اور امریکہ کی اپنی کیفیت یہ ہے کہ آج سے دس سال پہلے یعنی میری (نقل مکانی) کے آنے کے دو سال بعد تک بلکہ تقریباً تین سال بعد تک ان کا کل چندہ سارے امریکہ کا اتنا ہی تھا جتنا آج وقف جدید کا ہے۔ اور جب انہوں نے بتایا تو میں نے فوراً پوچھا میں نے کہا مجھے تو جہاں تک یاد پڑتا ہے نو لاکھ چھتیس ہزار ڈالر آپ کا کل چندہ بھی نہیں تھا۔ تو پھر امیر صاحب نے اس کو باقاعدہ جائزہ لے کر اعداد و شمار کا اس بات کی تائید کی ہے' اس کی توثیق فرمائی ہے کہ ہمارا کل چندہ دس سال پہلے اتنا نہیں تھا۔

اور یہ توفیق کیسے بڑھی' سوال یہ ہے کہ یہی لوگ تھے' اسی قسم کے لوگ تھے جو پہلے بھی امریکہ میں رہا کرتے تھے' مالی حالات بعض دفعہ ضروری نہیں کہ ہمیشہ وقت کے ساتھ آگے بڑھیں بعض دفعہ پیچھے بھی چلے جاتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر جو وہاں سب سے زیادہ امیر طبقہ ہے ان کے مالی حالات پہلے سے خراب ہوئے ہیں۔ ایک زمانے میں تو امریکہ میں ڈاکٹر ہونا سونے کی کان کا مالک ہونا تھا لیکن اب بہت سی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ ڈاکٹروں کی آمد میں کمی آئی ہے لیکن ان کے چندوں میں اضافہ ہوا ہے۔ تو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عمومی سا وعدہ تھا کہ ہم بڑھائیں گے' اپنی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق میں وسعت دیں گے اور کبھی بھی تمہیں پیچھے نہیں جانے دیں گے۔ جو تم آگے قدم اٹھا چکے ہو اس سے اور آگے بڑھو گے' واپسی کی طرف نہیں دھکیلے جاؤ گے اور کوئی ایسے حالات پیدا نہیں ہوں گے جو تمہیں مجبور کر دیں کہ پہلے سے کم ہو جاؤ۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جو خدا کا سلوک ہے دنیا کی ہر اس جماعت سے ہے جو مالی قربانی میں آگے بڑھتی ہے' حوصلہ کرتی ہے اور اچانک اس کی توفیق بڑھ جاتی ہے۔

اب جہاں تک تفصیلات کا تعلق ہے سب تفاصیل تو اس وقت پیش کرنا پیش نظر نہیں ہے مگر مختصر موازنہ میں عرض کرتا ہوں۔ گزشتہ سال 1995ء میں پانچ لاکھ ستتر ہزار سات سو نوے پاؤنڈ کا وعدہ تھا۔ امسال 1996ء میں چھ لاکھ پچپن ہزار ایک سو بہتر پاؤنڈ کا وعدہ تھا۔ وعدہ کے لحاظ سے اضافہ ستتر ہزار تین سو بیاسی پاؤنڈ ہوا۔ وصولی کے لحاظ سے گزشتہ سال چھ لاکھ ستر ہزار نو سو تیرہ پاؤنڈ کی وصولی تھی۔ امسال خدا کے فضل سے دس لاکھ چورانوے ہزار تین سو اکسٹھ پاؤنڈ کی وصولی ہے۔ جس میں سب سے زیادہ حصہ امریکہ نے لیا ہے۔ تعداد کے لحاظ سے بھی برکت ملی ہے۔ میں پہلے بھی بارہا عرض کر چکا ہوں کہ وقف جدید کے تعلق میں تعداد بڑھانے کی طرف توجہ بہت زیادہ دیں۔

مالی ضرورتیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ثابت بھی کر کے دکھایا ہے اللہ تعالیٰ آپ ہی کچھ کرتا رہتا ہے ہمیں تو پتہ بھی نہیں لگتا۔ یاددہانی کراؤ نہ کراؤ اب تو یہ حال ہو گیا ہے کہ از خود ہی دلوں میں ایسی تحریک اٹھ جاتی ہے اور انتظامیہ کو خدا تعالیٰ ایسی ہمت عطا فرما دیتا ہے کہ چندے جتنی ضرورت ہے وہ مل ہی جاتے ہیں۔ اور اب تو بعض دفعہ لگتا ہے ضرورت سے آگے بڑھ رہے ہیں لیکن جب سال ختم ہوتا ہے تو ضرورت پھر چندوں سے جا ملتی ہے۔ تو یہ بھی ایک مسابقت کی دوڑ ہو رہی ہے جماعت کے چندوں اور جماعت کی ضروریات میں۔ تو گزشتہ سال وصولی کا جہاں تک تعلق ہے چھ لاکھ ستر ہزار تھی' دس لاکھ چورانوے ہزار اس دفعہ ہوئی اور تعداد کے لحاظ سے گزشتہ سال ایک لاکھ چھیالس ہزار چار سو باسٹھ افراد تھے اور امسال ایک لاکھ اڑسٹھ ہزار چار سو ترانوے افراد ہیں جو شامل ہوئے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ بہت بڑی تعداد' ہزارہا کی تعداد میں ایسے دوست پیدا ہوئے ہیں جن کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا چسکا پڑ گیا ہے کیونکہ جو ایک دفعہ خرچ کرے وہ پھر پیچھے نہیں ہٹا کرتا' اس کو واقعتاً چسکا پڑ جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دس سال پہلے' میں نے جیسا کہ بیان کیا تھا' امریکہ کا کل بجٹ آٹھ لاکھ پینتیس ہزار تھا اور اب وقف جدید کا بجٹ نو لاکھ چھتیس ہزار آٹھ سو ڈالر ہو چکا ہے اور انہوں نے اتنی احتیاط سے اعداد و شمار اکٹھے کئے ہیں کہ ساتھ تیس سینٹ بھی لکھا ہوا ہے' نو لاکھ چھتیس ہزار پانچ سو آٹھ ڈالر تیس سینٹ' تو خدا تعالیٰ نے بہت برکت دی ہے جماعت کے اخلاص میں اور کوششوں میں اور صرف ان باتوں ہی میں نہیں باقی بہت سی اور باتوں میں بھی خدا کے فضل سے امریکہ کا قدم ترقی کی طرف ہے اور ہونا بھی ایسا چاہئے تھا کیونکہ امریکہ دنیا کے امیر ترین ممالک میں سے ہے۔ اور وہاں ابھی بھی ایسے احمدی موجود ہیں جن کو اگر آمادہ کیا جائے کچھ اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے پر تو اللہ تعالیٰ ان کے دل کی توفیق بھی بڑھائے گا اور ان کی مالی توفیق اس وقت بھی ان چندوں سے پیچھے ہے کیونکہ اسی قسم کے حالات کے لوگ بکثرت موجود ہیں اور جب ہم موازنہ کرتے ہیں تو انہی میں سے بعض ایسی حیرت انگیز قربانیاں کرنے والے ابھرے ہیں کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ توفیق ہو ہی نہ اور قربانیاں دے رہے ہوں اور جنہوں نے بھی دیں ان کے مالوں میں کمی کہیں نہیں آئی' برکت ہی ہے جو بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ تو آج امریکہ سب دنیا کی جماعتوں میں صف اول پر کھڑا ہے۔ اگر پاؤنڈوں میں اس کا حساب کیا جائے تو پانچ لاکھ چونسٹھ ہزار ایک سو اکسٹھ پاؤنڈ ان کا چندہ وصولی ہے جبکہ باقی سب دنیا کی جماعتوں کی اتنی وصولی نہیں۔

دوسرے قدم پر پاکستان ہے اور تیسرے پر جرمنی ہے۔ برطانیہ کو چوتھی پوزیشن حاصل ہے جو غالباً ایک عرصے سے چلی آ رہی ہے اور کینیڈا کو پانچویں پوزیشن حاصل ہے۔ اب برطانیہ اور کینیڈا کا فرق تھوڑا رہ گیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جس رفتار سے کینیڈا مسلسل برطانیہ کے قریب آ رہا ہے بعید نہیں کہ اگلے سال آگے نکل جائے۔ ہندوستان چوبیس ہزار پانچ سو ستائیس پاؤنڈ وصولی ہے جو ہندوستان کے لحاظ سے بہت تعجب انگیز ہے۔ چودہ لاکھ چونسٹھ ہزار روپے انہوں نے دیئے جو ہندوستان کے پرانے زمانوں کے چندوں کے لحاظ سے جو دس سال پہلے کے جو چندے اس میں اتنے بنتے نہیں تھے ان کے' تو امریکہ کی طرح ہندوستان کو بھی خدا تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ کرنے کی بہت توفیق عطا فرما رہا ہے۔

انڈونیشیا میں سمجھتا ہوں ابھی اپنی توفیق سے پیچھے ہے کیونکہ ہندوستان کے مقابل پر انڈونیشیا کے احمدیوں کے مالی حالات بہت بہتر ہیں۔ تعداد کے لحاظ سے جو فرق پڑا ہے وہ ہندوستان کی (دعوت الی اللہ) کے نتیجے میں فرق پڑا ہے ورنہ پہلے تعداد کے لحاظ سے بہت زیادہ فرق نہیں تھا۔ تقریباً انڈونیشیا کی جماعتیں ہندوستان کی تعداد کے مقابل پر نصف تھیں بلکہ نصف سے کچھ زیادہ اور چندوں میں اتنا فرق کہ وقف جدید میں ہندوستان نے ساڑھے چوبیس ہزار پاؤنڈ پیش کئے' انڈونیشیا نے صرف آٹھ ہزار چھ سو نوے۔ تو یہ صاف پتہ چل رہا ہے کہ وہاں ابھی تک ہمارے نظام جماعت میں پوری بیداری نہیں اور پورا انتظام نہیں ہے ورنہ امریکہ یا ہندوستان کے مقابل پر انڈونیشیا کی جماعت کی اخلاص کی حالت پیچھے نہیں ہے۔ بعض دفعہ لگتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ دنیا میں مخلص ہیں۔ اس قدر (حضرت بانی سلسلہ) اور جماعت اور (دین حق) سے محبت رکھنے والے لوگ ہیں کہ بہت سے ہیں ان میں جو ذکر کے ساتھ ہی رونے لگتے ہیں' ان کی آنکھوں سے بے اختیار محبت کے آنسو بہنے لگتے ہیں۔

تو جہاں اخلاص موجود ہو وہاں اگر قربانی میں لوگ پیچھے رہ رہے ہوں تو یقین جانیں کہ انتظامیہ کی خرابی ہوا کرتی ہے۔ ایسے علاقوں میں جہاں بھی میں نے انتظامیہ بدلائی ہے اور ان کو توجہ دلائی ہے تو فوری طور پر جماعت نے اپنی قربانیوں کو آگے بڑھا دیا۔ پس اس پہلو سے امریکہ کی انتظامیہ بھی دعا کی مستحق ہے' اس معنی میں جزاء کی مستحق کہ ہم بھی ان کے لئے دعا کریں کہ انہوں نے اپنے انتظام کو بہت بہتر بنا لیا اور جماعت کے اخلاص کو جو موجود تھا اس کو اب اس راہ میں گویا جیسے جوت دیا جائے اس طرح اخلاص کو پہلے سے بڑھ کر جوتا جا رہا ہے۔ ماریشس اپنی تعداد کے لحاظ سے قربانی میں ہمیشہ بہتر ہوتا ہے مگر امسال وقف جدید میں اتنی نمایاں بہتری نظر نہیں آئی کیونکہ بیلجئم جو اس کے مقابل پر ایک چھوٹی سی جماعت ہے جو ابھی نئی نئی بن رہی ہے گویا کہ ماریشس اور بیلجئم کا چندہ تقریباً برابر ہے۔ ماریشس کا چار ہزار نو سو سترہ اور بیلجئم کا چار ہزار آٹھ سو سینتیس' ناروے جو چھوٹے ممالک میں سے آگے بڑھنے والا ایک ملک ہے' ناروے خدا کے فضل سے چار ہزار چھ سو بانوے پاؤنڈ چندہ وقف جدید میں دے کر دسویں نمبر پر رہا ہے۔

فی کس مالی قربانی کے لحاظ سے بھی باوجود اس کے کہ امریکہ میں چندہ دہندگان کی تعداد بہت بڑھائی گئی ہے۔ بہت بڑھائی گئی ہے اس دفعہ' پھر بھی مالی قربانی کو اگر تقسیم کیا جائے فی چندہ دہندہ تو امریکہ باقی سب ملکوں سے آگے نکل گیا ہے۔ اس سے پہلے جاپان اور سوئٹزرلینڈ کے درمیان بات رہا کرتی تھی۔ شروع میں جاپان آگے تھا پھر سوئٹزرلینڈ نے وہ جگہ لے لی اور گزشتہ دو چار سال سے سوئٹزرلینڈ نے قبضہ کیا ہوا تھا کہ فی کس چندہ دہندہ قربانی میں ہم دنیا میں کسی کو آگے نکلنے نہیں دیں گے اور اب دیکھیں کتنا فرق پڑ گیا ہے۔ امریکہ میں فی کس قربانی کا معیار اب ایک سو چوبیس پاؤنڈ اور سات پینی بنتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور سوئٹزر رلینڈ میں ستر پاؤنڈ ستانوے پینی۔ تو اس پہلو سے بھی بہت آگے بڑھ گیا ہے خدا کے فضل سے امریکہ فی کس چندہ دہندہ کی مالی قربانی کے لحاظ سے۔ اور جاپان اکتیس پاؤنڈ تیس پینی کے چندے کے ذریعہ نمبر تین پر آیا ہے بفضلہم اللہ کے فضل کے ساتھ انیس پاؤنڈ تینتالیس پینی دے کر چوتھی پوزیشن حاصل کر گیا ہے اور جرمنی پانچویں پوزیشن پر گیارہ پاؤنڈ پچاس پینی فی کس کے لحاظ سے دے کر اللہ کے فضل سے اعزاز حاصل کر گیا۔ لیکن جرمنی کے متعلق میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ خدا کے فضل سے ان کے چندے اتنے متوازن ہیں اور بالعموم مالی قربانی میں ساری جماعت کثرت سے حصہ لے رہی ہے اس لئے وہاں یہ ممکن نہیں ہے کہ ایک ہی تحریک میں غیر معمولی طور پر آگے نکل جائیں۔ جن ممالک نے مثلاً امریکہ نے اپنے لئے یہ ایک ٹارگٹ پہلے سے بنا رکھا تھا کہ دنیا میں ایک چندے میں تو ہم نے باقی سب کو لازماً پیچھے چھوڑنا ہے' اس اخلاص کی نیت کو خدا نے یہ پھل دیا ہے کہ وہ اتنا آگے نکل گئے کہ ان کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اتنا آگے جاسکتے ہیں۔ مگر جرمنی کو یہ کہنا کہ تم وقف جدید میں بھی ان سے مقابلہ کر کے آگے نکلنے کی کوشش کرو یہ میرے نزدیک مناسب مطالبہ نہیں ہے کیونکہ عموماً جرمنی کی جماعت اتنی بڑی قربانی دے رہی ہے کہ اس کی وجہ سے خدا کے فضل سے بہت سے دوسرے ممالک کی ضروریات پوری ہو رہی ہیں اور جرمنی میں بھی جو بڑھتی ہوئی ضروریات ہیں ان میں جرمنی خود کفیل ہے۔

بالغان کے چندے کی جو دوڑ ہوا کرتی ہے پاکستان کے اندر ان میں ربوہ خدا کے فضل سے اول رہا ہے' کراچی دوم اور لاہور سوم' جہاں تک اضلاع کے مقابلے کا تعلق ہے پاکستان کے اضلاع کو معلوم ہونا چاہئے کہ ان کی آپس کی دوڑ میں اب ان کی کیا پوزیشن ہے۔ راولپنڈی فرسٹ ہے جو میرے لئے بہت تعجب کی بات ہے کیونکہ میں سمجھا کرتا تھا کہ راولپنڈی ان باتوں میں کافی پیچھے ہے مگر معلوم ہوتا ہے کوئی نئی تحریک وہاں اٹھی ہے جس کی وجہ سے خدا کے فضل سے راولپنڈی کی جماعت کو یہ اعزاز مل گیا کہ وہ سارے پاکستان میں ضلعی لحاظ سے اول آئی ہے اور سیالکوٹ نمبر دو۔ یہ بھی تعجب کی بات ہے کیونکہ سیالکوٹ تو کافی نکما ہو گیا تھا بے چارہ۔ اب معلوم ہوتا ہے اٹھ رہے ہیں کچھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ جو سیالکوٹی میرے سامنے بیٹھے ہیں وہ مسکرا رہے ہیں کہ شکر ہے ہماری بات بھی آگئی کہیں۔ فیصل آباد نمبر تین پر ہے اور اسلام آباد نمبر چار پہ۔ اسلام آباد کے لئے قابل شرم ہے کیونکہ بڑی منظم جماعت اور مالی لحاظ سے بھی اچھی متوسط جماعت ہے۔ فیصل آباد ان کو پیچھے چھوڑ جائے' سیالکوٹ پیچھے چھوڑ جائے یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ گوجرانوالہ (بفضل خدا) ہمت کر کے آگے آیا ہے پانچویں نمبر پر آ گیا ہے۔ گجرات چھٹے نمبر پر ہے اور سرگودھا ساتویں نمبر پر اور شیخوپورہ آٹھویں نمبر پر اور کوئٹہ نویں پر اور عمرکوٹ سندھ دسویں نمبر پر۔ یہ جو اضلاع ہیں نچلے مرتبے کے اضلاع ہیں۔ ان میں میں سمجھتا ہوں کہ ابھی بہت گنجائش موجود ہے۔ سیالکوٹ میں بھی ہے' فیصل آباد میں بھی ہے' اسلام آباد میں تو ہے ہی' گوجرانوالہ' گجرات وغیرہ یہ سارے وہ اضلاع ہیں جو میں نظری طور پر جانتا ہوں کہ جتنی خدا نے ان کو تعداد عطا کی ہے احمدیوں کی اور جو مالی توفیق بخشی ہے عین اس کے مطابق چندے دکھائی نہیں دے رہے۔

دفتر اطفال میں لاہور خدا کے فضل سے اول آگیا ہے' ربوہ دوم ہے اور کراچی سوم' یہ تو ہے وقف جدید کی رپورٹ۔

میں اس وقت ہندوستان کی جماعتوں کو جو اس وقت جلسے میں بطور خاص اس جمعہ میں حاضر ہیں جو سمجھتے ہیں کہ یہ جمعہ تو بالخصوص ہمارے لئے وقف ہے ان کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ وقف جدید کے کام کو آپ وہاں بڑی تیزی سے بڑھائیں اور منظم کریں کیونکہ آپ کی اکثر (دعوت الی اللہ) اس وقت وقف جدید کے ذریعے ہو رہی ہے اور بہت سی پھیلتی ہوئی نئی ضرورتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید نے سنبھال رکھا ہے تو اس کو اہمیت دیں۔ اور جن اضلاع میں آپ کی (دعوت الی اللہ) کے لحاظ سے کمزوری ہے ان کی فہرست میں پڑھنا نہیں چاہتا اس وقت ان کی طرف متوجہ ہوں اور وقف جدید کے نظام کو جو بیرونی طاقت مل رہی ہے باہر سے ٹیکہ مل رہا ہے یہ کوشش کریں کہ آپ اپنے پاؤں پہ کھڑے ہو کر اس مدد سے مبرا ہو جائیں اس مدد کے محتاج نہ رہیں۔

(-) ہندوستان ہی کو لمبے عرصے تک یہ فخر حاصل رہا ہے کہ جب باہر کی دنیا چندوں سے تقریباً ناآشنا تھی تمام دنیا کی ضرورتیں ہندوستان پوری کرتا تھا۔ پھر پاکستان نے (تقسیم) کے بعد یہ عظیم خدمت اپنے ہاتھوں میں لی' خوب سنبھالا' خوب حق ادا کیا۔ (-)

وقف جدید کا تعلق ولایت سے حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے رکھا اور جو نقشہ کھینچا ہے اپنے اس روحانی خواب کا وہ یہ ہے کہ جگہ جگہ بڑے بڑے اولیاء اور قطب پیدا ہو رہے ہیں۔ دیہات میں اور گاؤں گاؤں میں رازی پیدا ہو رہے ہیں۔ تو وقف جدید کی تحریک تو بالکل عمومی' عام سی ایک دنیا کی نہیں دین کے لحاظ سے پسماندہ دیہات کی تحریک تھی مگر جو مقاصد تھے وہ اتنے بلند تھے کہ گاؤں گاؤں میں رازی پیدا ہوں' گاؤں گاؤں میں اولیاء اللہ اور قطب پیدا ہونے شروع ہو جائیں۔ اور فرمایا آغاز ہی میں آپ نے جو نقشہ کھینچا اپنے دل کا' فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ وقف جدید کے ذریعے گاؤں گاؤں اولیاء اللہ پیدا ہوں اور اس وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ میں خود نگرانی کروں اور باقی تنظیمیں ہیں ان کی طرح نہیں بلکہ براہ راست معلمین پر نظر رکھوں' ان سے رابطہ رکھوں۔ اور جب تک صحت نے توفیق دی آپ بہت حد تک یہ کام کرتے رہے پھر وہ توفیق نہ رہی کیونکہ بہت بیمار ہو گئے تھے مگر یہ آپ کے ارادے اور خواہشات تھیں۔

پس اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ صدیقیت کا جو ذکر میں نے کیا ہے (کلام الٰہی) میں' یہ وہی صدیقیت والا نقشہ ہے جو حضرت (امام جماعت الثانی) کے ذہن میں پیدا ہوا ہے۔ وہی خواب ہے جو آپ نے دیکھا تھا۔ وقف جدید کا ولایت سے تعلق قائم کرنا اور تعلق قائم رکھنا ضروری ہے۔ آج ہی سوال و جواب کی مجلس میں کسی نے یہ سوال چھیڑا تو میں نے کہا دیکھیں ہم ولی تو نہیں پیدا کر سکتے کیونکہ ولایت تو صرف اللہ عطا کرتا ہے۔ صدیق بھی کوئی زور بازو سے نہیں ہو سکتا اللہ ہی عطا کرتا ہے مگر لوگوں کو یاد دلاتے رہنا چاہئے یہ کام ہمارا فرض ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ وقف جدید کو پہلے سے بڑھ کر اس طرف متوجہ ہونا چاہئے کہ اپنے تمام کارکنوں پر نظر رکھیں اور یہ دیکھیں کہ جن جماعتوں میں وقف جدید کا کام ہو رہا ہے وہاں اولیاء اللہ پیدا ہو رہے ہیں کہ نہیں۔ پس اگر یہ مطمح نظر بنا رہے تو میں امید رکھتا ہوں کہ پھر زیادہ بیدار مغزی کے ساتھ' اپنے ذہن میں اس مقصد کو حاضر رکھتے ہوئے زیادہ امکان پیدا ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور ایسے بندے اس کی نگاہ میں آجائیں اور اس کا وہ قرب حاصل کریں جسے ولایت کہا جاتا ہے۔

جہاں تک یورپ کی نئی ضرورتوں کا تعلق ہے اس میں وقف جدید کا کوئی خرچ نہیں ہو رہا اور نہ نئی تحریک میں میں نے یہ ذکر کیا تھا کہ یورپ میں بھی خرچ کیا جائے مگر وہ ضرورتیں بالعموم خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ چندوں سے پوری ہو رہی ہیں اور جماعت یورپ جو اپنے چندے بڑھا رہی ہے اس کے ساتھ اکثر ان کی بڑھتی ہوئی ضرورتیں پوری ہو رہی ہیں۔ مگر مشرقی یورپ میں ابھی تک جو مشن ہاؤسز کا قیام یعنی جماعتی مراکز کا قیام' نئی (بیوت الذکر) بنانا یہ ایسے کام ہیں جن کے لئے اب ہمیں نئی مالی ضرورت درپیش ہے۔ اور یہ چونکہ ایسی ضرورت نہیں ہے جو مستقل چندے کی شکل میں جماعت سے طلب کی جائے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ کبھی کبھار اچانک پیدا ہونے والی ضرورتوں کے لئے کوئی تحریک کی جاسکتی ہے اور وہی کافی ہوگی۔

اس وقت جو ہمیں زیادہ ضرورت ہے وہ البانیہ میں ہے جہاں بکثرت احمدیت پھیلی ہے۔ اسی طرح وہ دوسرے مشرقی ممالک جہاں خدا تعالیٰ کی طرف سے توجہ ہو رہی ہے ان میں البانین سپیکنگ دوسری قومیں' دوسرے ممالک میں بستی ہیں پھر بوزنینز ہیں ان کی طرف بھی بہت توجہ ہے' ان کی بھی بہت توجہ ہے۔ ان سب کا بنیادی حق ہے کہ وہاں (بیوت الذکر) بنائی جائیں' وہاں مراکز قائم کئے جائیں' وہاں تربیتی اجتماعات کا مستقل انتظام ہو اور انہی میں سے معلم تیار کئے جائیں۔

پس اس سال کے لئے میں جماعت کے سامنے پندرہ لاکھ ڈالر کی تحریک کرتا ہوں۔ اور جیسا کہ میں نے آپ سے پہلے بھی عرض کیا تھا میں نے یہ نیت کی ہے اللہ تو یہ توفیق عطا فرما دیتا ہے کہ جو بھی تحریک کروں اس کا سواں حصہ میں خود دوں۔ اور یہ بتانے کا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ میں بتاؤں کہ میں یہ کر رہا ہوں۔ یہ مقصد ہے کہ بعض لوگ بوجھ سمجھتے ہیں کہتے ہیں کہ نئی نئی تحریکیں پیش کی جارہی ہیں ان کے دل کی تسلی کے لئے ان کو بتا رہا ہوں کہ میں شامل ہوتا ہوں تو تحریک کرتا ہوں ورنہ میں یہ سمجھتا کہ مجھے حق نہیں تھا۔ تو اس پہلو سے میرا تجربہ ہے کہ جب بھی زیادہ تحریکیں کی ہیں خدا نے مالی وسعتیں خود بخود عطا کر دی ہیں تو اس لئے اس معاملے میں مجھے ذرہ بھی وہم نہیں کہ میں کوئی ایسا بوجھ ڈال رہا ہوں جس کو جماعت اٹھا نہیں سکتی۔ یہ جانتا ہوں کہ جب بھی کوئی مزید تحریک کی جاتی ہے اللہ میری وسعت کو بھی بڑھاتا ہے' آپ کی وسعت کو بھی بڑھاتا ہے۔

تو پھر اگر ضرورت ہے حقہ اور جائز ہے تو تحریک میں کوئی تردد نہیں ہونا چاہئے۔ مگر چونکہ عام چندوں کی ذمہ داریاں بہت جماعت نے اٹھا رکھی ہیں اس لئے میں اس تحریک کو بھی بعض دوسری تحریکات کی طرح اس طرح پیش کر رہا ہوں کہ وہ سب احمدی جو عام چندوں میں حسب توفیق حصہ لے رہے ہیں اور ان کے لئے زیادہ بوجھ اٹھانا ممکن نہیں ہے وہ محض تبرک کی خاطر کچھ نہ کچھ دے کر اس میں شامل ہو جائیں اور وہ صاحب حیثیت جن کو خدا تعالیٰ نے بڑی توفیق عطا فرمائی ہے وہ اپنی توفیق کے مطابق خود فیصلہ کریں اور وہ زیادہ تر اس کا عمومی بوجھ اٹھانے کے لئے آگے آئیں۔

اور جیسا کہ میرا سابقہ تجربہ ہے یہ (اللہ نے چاہا تو) دیکھتے دیکھتے وعدے وصول ہو جائیں گے اور میں امید رکھتا ہوں کہ پہلے سال دو تہائی اور دوسرے سال اس کا ایک تہائی وصولی کی صورت میں ہمیں مل جانا چاہئے کیونکہ فوری ضرورت جو اس سال کی ہے وہ ایک ملین کی تو لازماً ہے اور بعد کی اگلے سال کی ضرورت چندوں سے بچت کے علاوہ پانچ لاکھ کے قریب ہوگی۔ اور جس رفتار سے چندے بڑھ رہے ہیں میں سمجھتا ہوں (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) آگے وہ ضرورتیں چندوں ہی سے پوری ہوتی رہیں گی۔ کسی نئی تحریک کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ اور خاص طور پر اس لئے بھی مجھے امید ہے کہ یورپ میں جو نئے احمدی ہونے والے ہیں ان میں خصوصاً البانین نسل کے لوگوں میں مالی قربانی کی روح پائی جاتی ہے۔ اور بعض تو ایسے ہیں جو بڑے زور اور اصرار کے ساتھ پوچھ پوچھ کے باقی کیا دیتے ہیں ہم سے وہ سب کچھ لو خود دینے کے لئے آگے آتے ہیں۔ تو بہت (-) حیرت انگیز قربانی کا جذبہ ہے جو البانین نسل کے لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ پس جب یہ لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے' جب ان کی توفیق بڑھے گی تو یہ بعید نہیں کہ آئندہ چند سالوں میں بجائے اس کے کہ باہر سے مدد لیں خود باہر کے دوسرے علاقوں کے لئے مددگار بن جائیں۔

تو ان امیدوں کے ساتھ' ان دعاؤں کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ ان توقعات کے ساتھ جو ہمیشہ اپنے دائروں سے بڑھ کر پوری ہوتی ہیں۔ توقعات کے جو دائرے ہمارے ہوتے ہیں ان میں ہمیشہ ان سے بڑھ کر پوری ہوتی ہیں' ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانات پر پورا توکل کرتے ہوئے اس نئے سال میں داخل ہوتے ہیں جو وقف جدید کا بیالیسواں سال ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ جیسا کہ شکر کا حق ہے شکر کی طرف بھی توجہ آپ کریں گے۔ کیونکہ جب فضل بڑھیں اور شکر پیچھے رہ جائے تو یہ ایک بہت ہی تکلیف دہ توازن کا بگڑنا ہے۔ شکر ساتھ ساتھ بڑھنا چاہئے اور یہ احساس دل پر قبضہ کر لینا چاہئے کہ ایک ایسے محسن سے واسطہ ہے جس کا جتنا بھی شکر کریں اتنا زیادہ احسان ہو جاتا ہے کہ سنبھالا نہیں جاتا۔ اس لئے ہمیشہ ہم پیچھے رہتے ہیں کبھی شکر میں آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اور یہ احساس ہی ہے جو شکر کی طاقت بڑھاتا ہے' ذکر کی طاقت بڑھاتا ہے خدا کی یاد میں پیار پیدا کر دیتا ہے۔ تو میں امید رکھتا ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوازے اور ان کا مقام بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ (آمین)۔

بقیہ صفحہ 5

اب تبرکاً حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک پاکیزہ شعر سماعت فرمائے اور معنویت شعر سے لطف اٹھائیے۔

دوستی بھی ہے عجب جس سے ہوں آخر دوستی
آملی الفت سے الفت ہو کے دو دل پر سوار

○○○

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر 4-اگست 1997ء

12-00 رات- اردو کلاس۔
1-00 بیت بازی- دار العلوم بمقابلہ دار النصر
1-30 درس کلام الٰہی (نمبر9)(1996) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت فضل لندن۔
3-30 چینی زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر- چلڈرنز ورک شاپ نمبر 9۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 اراؤنڈ دی گلوب۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 چینی زبان سیکھئے۔
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- چلڈرنز ورک شاپ نمبر 9۔
11-00 درس کلام الٰہی (نمبر 9) (1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت فضل لندن۔
12-00 بیت بازی- دار العلوم بمقابلہ- دار النصر۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- کبڈی- لاہور بمقابلہ ربوہ۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 ترکی پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 جرمن سروس۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مولانا عطاء الکریم شاہد صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

گزشتہ دنوں مکرم راجہ عطاء اللہ خان صاحب امیر جماعت ضلع مظفر آباد (آزاد کشمیر) کا معدہ میں السر کا اپریشن گردہ میں خرابی کی وجہ سے موخر کر دیا گیا موصوف ان دنوں اسلام آباد میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

○ محترم چوہدری ارشاد احمد ورک صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ کی دونوں آنکھوں کا دو ہفتے کے وقفہ سے موتیا کا اپریشن ہو رہا ہے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

نمایاں کامیابی

○ مکرم سلیم اختر خان نیازی صاحب کی بیٹی عزیزہ صدف سلیم نے لاہور بورڈ سے میٹرک کے امتحان میں 741/850 نمبر حاصل کر کے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے آئندہ بھی اس کے نیک اور اعلیٰ مقاصد میں کامیابی سے ہمکنار فرمائے آمین۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ فتح بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب محلہ احمدیہ کھاریاں مورخہ 23 جولائی 1997ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئی ہیں۔ ان کا جنازہ اگلے روز بعد عصر عبد الواسع عابد صاحب مربی سلسلہ کھاریاں نے پڑھایا۔ اور قبر تیار ہونے پر انہوں نے ہی کی دعا کروائی۔ احباب سے ان کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم ماسٹر عبد الخالق صاحب صدر جماعت احمدیہ سچا سودا تحصیل و ضلع شیخوپورہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے سات بیٹیوں کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام عبد المصور عطا فرمایا ہے نومولود مکرم حکیم سعد اللہ خاں صاحب سوکالوی سابق صدر جماعت احمدیہ سچا سودا ضلع شیخوپورہ کا پوتا اور علی احمد صاحب چوہدری آف کوٹ سوندھا کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر اور سعادت مند بنائے۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِر

کراچی میں اعلیٰ زیورات خریدنے کے لئے آپ کا شوروم

الرّحیم نمبر

جیولرز

خورشید مارکیٹ حیدری۔ کراچی

فون 3442 - 664 - 0231-664

فیکس (21 - 92) 6643299

اعلان

○ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ کے تحت جماعتوں میں تربیت کا کام کرنے لئے معلمین کی ضرورت ہے۔ لہٰذا اس کے لئے خواہش مند احباب، جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں۔ تعلیم میٹرک اور کلام الٰہی ناظرہ جانتے ہوں نیز قدرے ترجمہ کلام الٰہی بھی جانتے ہوں، وہ اپنی درخواستیں اپنے حلقہ کے صدر/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ دفتر نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ میں پہنچا دیں۔

(نظارت اصلاح و ارشاد)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

1 سالانہ مقالہ بعنوان غزوہ بدر مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ 31- اگست 1997ء ہے۔

2 اگست میں اطفال کے مطالعہ کے لیے کتاب "سوانح حضرت عثمان" مقرر کی گئی ہے۔

3 اطفال الاحمدیہ کا سال ختم ہونے میں صرف چندہ ماہ باقی ہیں۔ براہ کرم 15- اگست تک اپنی سو فیصد وصولی بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

4 جن مجالس اور اضلاع میں ابھی تک مربیان اطفال کا تقرر نہیں ہو سکا وہاں جلد تقرر فرما کر مطلع فرمائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

تصحیح

○ الفضل مورخہ 28-جولائی کے صفحہ نمبر7 پر جو نظم شائع ہوئی ہے اس کا عنوان اس طرح پڑھا جائے

پیا کے در پہ جانے والوں سے

اور پہلا مصرعہ یوں پڑھا جائے

پیا کے در پہ اے جانے والو تمہیں مبارک سفر تمہارا

○ مکرمہ رضیہ درد عاطف صاحبہ کے بیٹے مکرم حامد مقصود عاطف صاحب مربی سلسلہ کی بیٹی نومولودہ عزیزہ حانیہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

گمشدگی رسید بک

○ مجلس خدام الاحمدیہ کی رسید بک نمبر 2429 استعمال شدہ رسید نمبر1 تا 34 فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور میں گم ہو گئی ہے۔ جس کسی کو یہ رسید بک ملے وہ دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ میں پہنچا دیں۔ اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کیا جائے۔

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ سیدہ محمودہ ارم صاحبہ بنت مکرم سید بشیر احمد صاحب وصیت نمبر25396 نے 84ء میں جہلم سے وصیت کی تھی۔ 88ء سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر خود پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو علم ہو تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 4 اگست-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ کرپشن کے خلاف پوری قوم جہاد کرے۔ بدعنوان عناصر نے ملک کے وقار اور ساکھ کو نقصان بہت پہنچایا ہے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ ہم خود کو بدلتے ہوئے حالات کے سانچے میں ڈھالیں اتحاد و یکجہتی کو فروغ دیں۔

○ ایمل کانسی کیس میں امریکی اٹارنی جنرل البرٹ ہارن نے فیئر فیکس ٹی وی چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ایمل کانسی کی گرفتاری پر امریکہ پاکستان کو دو میلن ڈالر نہ دے۔ کیونکہ یہ قوم چند ہزار ڈالروں کے عوض اپنی ماؤں کو بیچ دیتی ہے۔

○ وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف نے شدید احتجاج کرتے ہوئے امریکی اٹارنی جنرل کے ریمارکس کو افسوسناک، غیر مذہب اور انسانیت کی سطح سے گرے ہوئے قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ کسی بھی معاشرہ کے کسی شخص کو ایسا بیان زیب نہیں دیتا۔ ہم شرمناک امریکی بیان کا اسی لہجہ میں جواب نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پوری پاکستانی قوم کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے دورہ ملائیشیا کو کامیاب قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس دوران سیکھنے کا بہت موقع ملا۔ ملائیشیا اور پاکستان کو ایک جیسے مسائل کا سامنا رہا ہے۔ اب دونوں ملکوں میں سیاسی استحکام ہے ایسی اصلاحات کرلی ہیں کہ حکومت قبل از وقت نہیں گرائی جاسکتی وزیر اعظم ملائیشیا مہاتیر نے بھی اسمبلی توڑنے کا شاہی اختیار ختم کر دیا تھا ہم ایماندار اور محنتی افسروں کو سامنے لائیں گے۔ تجارتی تعلقات کے سلسلے میں مہاتیر ہم سے بھی زیادہ پرجوش نظر آتے ہیں۔ صنعت، دفاع اور تجارت میں تعاون کا فیصلہ کیا گیا۔ پاکستان کو سرمایہ کاروں کی جنت قرار دیا جاسکتا ہے۔

○ وزیر اعظم پاکستان نے کہا ہے کہ پاکستان ملائیشیا کے تجربات سے فائدہ اٹھائے۔ اس دورہ سے دونوں برادر ممالک کے درمیان باہمی اور اقتصادی تعلقات کو فروغ ملے گا۔

○ امریکی اٹارنی جنرل کے بیان پر امریکہ نے پاکستان سے حکومتی سطح پر معذرت کرنے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ کانسی کیس کے سرکاری وکیل رابرٹ ہان کو معافی مانگنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ پاکستانی سفارت کاروں کے شدید احتجاج پر واشنگٹن میں امریکی دفتر خارجہ کا جواب۔

○ امریکی وکیل کے بیان پر پاکستان کی جملہ مذہبی اور سیاسی جماعتوں کے سربراہوں نے شدید رد عمل اور غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ پیپلز پارٹی کے ترجمان نے کہا کہ پوری قوم کا سر شرم سے جھک گیا ہے۔ جماعت اسلامی اور جمعیت علماء اسلام نے کہا ہے کہ سفارتی آداب کی دھجیاں بکھیر دی گئی ہیں۔ امریکہ کے ساتھ سفارتی تعلقات منقطع کئے جائیں۔ شباب ملی لاہور کے جوانوں نے امریکن سنٹر لاہور کے سامنے زبردست مظاہرہ کیا اور امریکہ کے خلاف سخت نعرہ بازی کرتے ہوئے پتھراؤ بھی کیا۔

○ امریکی سفارت خانے اور قونصل خانوں و سنٹرز کی حفاظت کے انتظامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔ امریکی سفارت خانے نے اپنے شہریوں کو ہدایت کی ہے کہ پبلک مقامات پر گھومنے سے گریز کریں۔

○ کراچی میں فائرنگ اور ہنگامہ آرائی سے باپ بیٹی سمیت چار افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ دو گاڑیوں اور ایک دوکان کو نذر آتش کر دیا گیا۔ سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کرکے آگ لگانے کے علاوہ ماڈل کالونی تھانے اور پولیس کی ایک بکتر بند گاڑی پر بھی حملہ کیا گیا۔ ایم کیو ایم حقیقی کے کارکنوں کی گرفتاری کے بعد یہ ہنگامے شروع ہوئے۔ لوگ گھروں میں محصور ہو گئے۔ بعض علاقوں میں رینجرز گشت کر رہی ہے۔

○ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ جسٹس ریاض احمد شیخ نے کہا ہے کہ آئین کے مطابق عدلیہ، مقننہ اور انتظامیہ کے الگ الگ دائرہ کار متعین ہیں۔ کوئی ادارہ دوسرے کے کام میں مداخلت نہیں کر سکتا۔ ایک سوال کے جواب نے چیف جسٹس نے کہا کہ پارلیمنٹ کا عدلیہ سے یا عدلیہ کا پارلیمنٹ سے بالا ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالتوں کے قیام کے بارے میں عدلیہ اور حکومت کی متضاد آراء سے متعلق سوال کے جواب میں چیف جسٹس نے کہا کہ ہم نے تو ان عدالتوں کے لئے ججوں کے نام بھجوا دیئے تھے۔ معلوم نہیں اس ضمن میں نوٹیفیکیشن کیوں جاری نہیں کیا گیا۔ ہم نے ماتحت عدالتوں کے لئے مزید ججوں کے لئے لکھا ہے۔ حکومت نے ابھی تک جواب نہیں دیا۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ خصوصی عدالتوں کے قیام سے متعلق عدلیہ کی تجویز نہ مانی اور کوئی نیا قانون آیا تو دیکھیں گے۔ حکومت نے عدلیہ کی طرف سے نامزد ججوں کے بارے میں نوٹیفیکیشن جاری نہیں کیا۔ بلکہ ایسے بیانات آرہے ہیں جن سے یہ تاثر ابھرتا ہے کہ حکومت اپنی مرضی کے جج مقرر کرنا چاہتی ہے۔

○ چیچہ وطنی میں دہشت گردوں کی فائرنگ سے تحریک جعفریہ کا ایک اور رہنما قتل کر دیا گیا ہے۔ غلام سرور اپنی دوکان کھول رہے تھے کہ موٹر سائیکل سوار دہشت گردوں نے فائرنگ کر کے انہیں ہلاک کر دیا۔ مقتول انجمن تاجران کالج روڈ کے صدر بھی تھے۔ تحریک جعفریہ کے کارکنوں نے سڑک پر لاش دو گھنٹے رکھ کر ٹریفک بند کر دی۔

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت
سرمد جیولرز
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
فون رہائش 7582408
پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم - رضوان اسلم

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ ربوہ
اقصیٰ روڈ
فون: دوکان 212515 رہائش 212300

اپنی رقم کا صحیح نعم البدل پلاٹ یا مکان کی صورت میں پائیے
رابطہ کیلئے
کہکشاں پراپرٹی سنٹر
نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون: 211842

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
1/38 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207
فون 213207

بشیر گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان: 04524-211806
رہائش شہر: 04524-211883
گاؤں: 04524-22238

8 فٹ سائز سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلیویژن کا رزلٹ شاندار
• اعلیٰ کوالٹی بھاری میٹریل ڈش • آزمودہ مشہور زمانہ ونرسیٹ ریسیور نیا ماڈل • گارڈ ٹر LNB امریکہ اور جاپانی واٹر
• تمام اشیاء جینوئن اور NO-1 گارنٹی کے ساتھ
• پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر ربوہ
اقصیٰ روڈ
بشارت احمد خان
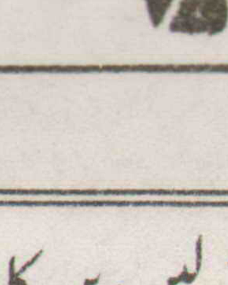
فون نمبرز 211274 213123

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ایکسچینج
آفس، 8-5 گیری نمبر 4 ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730266
رہائش: 726524
پروپرائیٹر ملک عبدالسمیع
موبائل: 0300-661524

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. EXCHANGE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

مہنگائی کے دور میں
احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اب
نیو محمود ٹیلیویژن کمپنی
نئی انتظامیہ کے ساتھ
• احمدیہ ٹیلیویژن فری سیٹ کروائیں
• صرف 50 روپے ونڈ چارجز ادا کریں اور 100٪ رزلٹ حاصل کریں
• 8 فٹ کی سپیشل ڈش برائے احمدیہ ٹیلیویژن پر 15 فٹ کی ڈش کا رزلٹ حاصل کریں۔
21 - ہال روڈ - لاہور
7235175 - 7125089 - 7226508
7355422

ربوہ کے گرد و نواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں
پلاٹ - مکان - زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379